بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نام = محمد سہیل میرٹھی

درجہ = فارسی

مدرسہ تعلیم الاسلام پیپلیڑہ

مصنف = مولانا حمید احمد صاحب

اسم کتاب = گلزار دبستاں

For more information : 9359351551

Telegram Channel : New Madarsa

NEW MADARSA

(۱) ان فقروں میں اضافت کی ترکیبوں کو دیکھو اور خیال کرو :-

آبِ زر - سونے کا پانی - کفِ دست - ہاتھ کی ہتھیلی - دلِ من - میرا دل -

سرِ وے - اس کا سر - رگِ پا - پیر کی رگ (نس) - سُمِ خر - گدھے کا کھر - دمِ آب - پانی کا سانس (بلبلہ)

(۲) صفت موصوف کی ترکیبوں کو دیکھو اور خیال کرو :-

شیرِ نر - نر شیر - اسپِ چابک - چالاک گھوڑا - خطِ خوب - اچھا خط - نانِ گرم - گرم روٹی

آبِ خنک - ٹھنڈا پانی - رنگ سُرخ - تیز رنگ - رختِ کہنہ - پرانا سامان - کلاہِ نو - نئی ٹوپی -

(۳) دیکھو ان جملوں میں موصوف، مفرد اور صفتیں مرکّب ہیں

گلِ خوش رنگ - اچھے رنگ والا پھول - آواز دلکش - دل کو کھینچنے والی آواز

کتابِ خوشخط - اچھے خط (اچھی تحریر) والی کتاب - پیرِ خم کمر - ٹیڑھی کمر والا بوڑھا -

زنِ خوب رو - خوبصورت چہرے والی عورت - طفلِ نوخیز - نئی عمر والا بچہ -

(۴) دیکھو یہ خبری جملے ہیں، ان کے واحد اور جمع پر خیال کرو -

احمد ذہین است - احمد ذہین ہے - ہمہ خوب اند - سب اچھے ہیں - محمود غبی ست - محمود کند ذہن ہے

کارد کند ست - چھری کھٹل ہے - دلہا خوش اند - دل خوش ہے - چاقو تیز ست - چاقو تیز ہے -

(۱) ضمیروں کی ترکیب کی خبری حالت پر اور ان کے واحد اور جمع پر خیال کرو

اُو ہست۔ وہ ہے۔ آنہا ہستند۔ وہ سب ہے۔ تو ہستی۔ تو ہے۔ شما ہستید۔ تم سب ہوں

من ہستم۔ میں ہوں۔ ما ہستیم۔ ہم سب ہیں۔

(۲) ضمیروں کی اضافت کی حالت دیکھو

خر او بود۔ اسکا گدھا تھا۔ خر آنہا بود۔ انکا گدھا تھا۔ کتاب تو کجاست۔ تیری کتاب کہاں ہے۔

خط شما خوب ست۔ تمہارا خط (تحریر) اچھا ہے۔ خط من بد نیست۔ میرا خط (تحریر) برا نہیں ہے۔

سگ ماست۔ ہمارا کتا ہے۔

(۳) ان کی فاعلی حالت پر غور کرو

او می گوید۔ وہ کہتا ہے۔ آنہا می روند۔ وہ سب جاتے ہیں۔ تو چرا رفتی۔ تو کیوں گیا۔

شما دیدید۔ تم سب نے دیکھا۔ من دادم۔ میں نے دیا۔ ما گرفتیم۔ ہم سب نے پکڑا ہے۔

(۴) مفعول کی حالت دیکھو

اورا۔ اس کو۔ آنہارا۔ انکو۔ ترا۔ تجھکو۔ شمارا۔ تمکو۔ مرا۔ مجھکو۔ مارا۔ ہمکو

(۵) یہ فعل لازم ہیں فاعل اور فعلوں کے واحد اور جمع پر خیال کرو

(۶) احمد آمد۔ احمد آیا۔ ہمہ بودند۔ وہ سب تھے۔ احمد تو میروی۔ احمد تو جاتا ہے شما میروید

تم کب جاتے ہو۔ من می آیم۔ میں آتا ہوں۔ ما نمی آئیم۔ ہم سب نہیں آتے ہیں

(۷) یہ فعل متعدی ہیں فاعل کے ساتھ ان کے مفعول پر بھی خیال کرو۔

احمد خط نوشت۔ احمد نے خط لکھا۔ ہمہ سلامش کردند۔ سب نے اس کو سلام کیا۔ تو درس گرفتی

تو نے سبق لیا۔ شما کتابم دیدید۔ تم سب نے میری کتاب دیکھی۔ سگے دیدم۔ میں نے ایک کتا دیکھا لطیفے دیدیم

ہم سب نے ایک لطیفہ دیکھی۔ (۸) مختلف فعلوں کی گردانیں مشق کے لیے ان کے زمانوں پر خیال کرو۔

(۱) او مشق می کند۔ وہ مشق کرتا ہے۔ آنہا زور می کنند۔ وہ سب زور کرتے ہیں۔ تو چہ می کنی۔ تو کیا کرتا ہے

(۲) او بخانہ نمی رود۔ وہ گھر میں نہیں جاتا ہے۔ آنہا می روند۔ وہ سب جاتے ہیں۔ آنہا شیر می خورند۔

وہ سب دودھ پیتے ہیں۔ تو بمدرسہ میروی۔ تو مدرسے میں جاتا ہے۔ شما کار می کنید۔ تم سب کام کرتے ہو۔

من کار می کنم۔ میں کام کرتا ہوں۔ ما مشق نمی کنیم۔ ہم مشق نہیں کرتے ہیں۔

(۳) او نان نمی خورد۔ وہ روٹی نہیں کھاتا ہے۔ ما نشستہ بودیم۔ ہم بیٹھے تھے۔ تو خط نمی نویسی۔ تو خط

نہیں لکھتا ہے۔ شما آب نمی خورید۔ تم پانی نہیں پیتے ہو۔ من درس میگیرم۔ میں سبق لیتا ہوں۔

ما قلم نمی دہیم ۔ ہم قلم نہیں دیتے ہیں ۔ شما بازار نمی روید ۔ تم بازار نہیں جاتے ہوں ۔

من بالا می روم ۔ میں اوپر جاتا ہوں ۔ ما پائین نمی رویم ۔ ہم نیچے نہیں جاتے ہیں ۔

(۴) او گفته بود ۔ اس نے کہا تھا ۔ آنہا گفته بودند ۔ ان سب نے کہا تھا ۔ تو دیده بودی ۔ تو نے دیکھا تھا ۔

شما خوانده بودید ۔ تم پڑھے تھے ۔ من نه گرفته بودم ۔ میں نے نہیں پکڑا تھا ۔ ما نشسته بودیم ۔ ہم بیٹھے تھے

(۵) او طلبیده است ۔ اس نے بلایا ہے ۔ آنہا شنیده اند ۔ انہوں نے سنا ہے ۔ تو چیزی شنیدی ۔ تو نے کچھ سنا ۔

شما چه می شنیدید ۔ تم کیا سنتے ہوں ۔ من طلبیدم ۔ میں نے بلایا ۔ ما نه طلبیدیم ۔ ہم نے نہیں بلایا ۔

(۶) او راه رفتن نمی تواند ۔ وہ راستہ چلنے کی طاقت نہیں رکھتا ہے ۔ آنہا که رفتن می توانند ۔ وہ کب چلنے

کی طاقت رکھتے ہیں ۔ تو حالا نوشتن می توانی ۔ تو اب لکھنے کی طاقت رکھتا ہے ۔ شما خواندن می توانید ۔

تم پڑھنے کی طاقت رکھتے ہو ۔ من ہنوز گفتن نمی توانم ۔ میں ابھی کہنے کی طاقت نہیں رکھتا ہوں ۔ ما نشستن نمی توانیم

ہم بیٹھنے کی طاقت نہیں رکھتے ہیں ۔ آن شکسته بود ۔ وہ ٹوٹا تھا ۔

مشق کے لئے صیغہ امر کے مختلف جملے

(۱) آب بیار ۔ پانی لاؤ ۔ زود بیار ۔ جلدی لاؤ ۔ خم شو ۔ ٹیڑھا ہو تو ۔ پیش بیار ۔ سامنے لاؤ ۔ پس تر بنشین ۔ زیادہ

پیچھے بیٹھ تو ۔ کتاب وا کن ۔ کتاب کھول تو ۔ ورق بگردان ۔ ورق پلٹ تو ۔ این را بخوان ۔ اس کو پڑھ تو

ہجا کن۔ ہجا کر تو۔ باز بخواں۔ پھر پڑھ تو۔ از سر بخواں۔ شروع سے پڑھ تو۔ بلند بخواں۔ زور سے پڑھ تو

حفظ کن۔ یاد کر تو۔ گوش کن۔ کان لگا کر دھیان سے سن تو۔ از یادت نہ رود۔ تیری یاد سے نہ چلا جائے وہ۔

بس کن۔ بس کر تو۔

(۲) محکم بگیر۔ مضبوط پکڑ تو۔ زود بنویس۔ جلدی لکھ تو۔ زود باش۔ جلدی رہ تو۔ زود برو۔ جلدی چل تو

زود بیار۔ جلدی لا تو۔ بگذار کہ برود۔ چھوڑ تو تاکہ چلا جائے وہ۔ مگذار کہ بپرد۔ مت چھوڑ تاکہ نہ اڑے وہ

دستِ چپ برگرد۔ الٹا ہاتھ پھیر تو۔ پس پس بیا۔ پیچھے پیچھے آ تو۔ پیش پیش برو۔ آگے آگے چل تو

دستِ راست ببیں و بنویس۔ سیدھا ہاتھ دیکھ تو اور لکھ تو۔ پائے چپ بردار۔ الٹا پیر اٹھا تو۔

آہستہ برو۔ آہستہ چل تو۔

(۳) پیش شو پیش۔ آگے ہو تو آگے۔ صبر کن۔ صبر کر تو۔ آرام بگیر۔ آرام لے تو۔ درون بیا۔ اندر آ تو۔ از خانہ برآ

گھر سے نکل تو۔ قدرے آب بگیر۔ تھوڑا پانی لے تو۔ باز گو۔ پھر کہہ تو۔ ہوش دار۔ ہوش رکھ تو۔ ساعتے پس برو

تھوڑا پیچھے چل تو۔ این را بنویس۔ اس کو لکھ تو۔ درست بنشیں۔ ٹھیک بیٹھ تو۔ سر مشق را پیش گیر۔ مشق کی

کاپی سامنے لے تو۔ زود بنویس۔ جلدی لکھ تو۔

چھوٹے چھوٹے جملے مشق کے لئے

(۱) اجازت ست۔ اجازت ہے۔ بیرون روم۔ میں باہر جاؤں۔ آب بخورم۔ میں پانی پیوں۔ میروم و می آیم۔ میں جاتا ہوں اور آتا ہوں۔ او سیب می خورد۔ وہ سیب کھاتا ہے۔ خط می نویسد۔ وہ خط لکھتا ہے۔ احمد کجا بروی۔ احمد تو کہاں جاتا ہے۔ باش باش کہ میرسم۔ ٹھہر ٹھہر کہ پہنچتا ہوں میں۔ ساعتے آرام بگیر۔ تھوڑا آرام لے تو۔ احمد میرود تو ہم برو۔ احمد جاتا ہے تو بھی جا

(۲) قلمت چہ شد۔ تیرا قلم کیا ہوا۔ در قلمدان باشد۔ قلمدان میں ہوگا۔ او حفظ می خواند۔ وہ حفظ پڑھتا ہے۔ تو دیدہ می خوانی تو دیکھ کر پڑھتا ہے۔ این ہمان است۔ یہ وہی ہے۔ آن مال شماست۔ وہ تمہارا مال ہے۔ ایں مال ماست۔ یہ ہمارا ہے۔

ہمہ آنجا ہستند۔ سب اس جگہ ہیں۔ شب اینجا بودند۔ رات اس جگہ تھے۔ ہمان وقت رفتند یکے نماند۔ اس وقت چلے گئے ایک نہیں رہا

(۳) ہیچ کس نرفتہ۔ کوئی شخص نہیں گیا ہے۔ او کیست۔ وہ کون ہے۔ چہ کارہ ست۔ آدمی کیسا ہے۔ ہمین ست۔ یہی ہے خیر دیگر ست۔ نہیں دوسرا ہے۔ نہ این است نہ آن ست۔ نہ یہ ہے نہ وہ ہے۔ فردا می روم چہ حکم ست۔ میں آئندہ کل جاتا ہوں کیا حکم ہے۔ این را می گیرم عیب کہ ندارد۔ اسکو میں لیتا ہوں کوئی عیب تو نہیں رکھتی۔ بگیر عیبے نیست۔ لے تو کوئی عیب نہیں ہے۔ ہمہ اش تراست۔ اس کا سب تیرے لئے ہے۔

(۴) خیلے بلند ست۔ بہت اونچا ہے۔ احمد کجا ماندہ۔ احمد کہاں رہ گیا۔ پس پس می آید۔ پیچھے پیچھے آتا ہے۔ بکسے حرف می زند۔ کسی شخص کے ساتھ بات کر رہا ہے۔ گاہ گاہ میروم۔ کبھی کبھی میں جاتا ہوں۔ چنین ست یا چنان۔ ایسا ہے یا ویسا۔

بما بر ہیں ۔ ہم کو دو تم ۔ دیگر ندارم ۔ میں دوسرا نہیں رکھتا ۔ بخدا کہ ندارم ۔ خدا کی قسم نہیں رکھتا ہیں ۔ خیر من ہم نمی خواہم ۔ خیر میں کچھ نہیں چاہتا ۔ اکار ندارم ۔ میں کام نہیں رکھتا ۔ ایں چہ می خواند ۔ یہ کیا پڑھتا ہے ۔

(۵) اینجا کہ می ماند ۔ اس جگہ کون رہتا ہے ۔ او احمق است ۔ وہ احمق ہے ۔ عجب احمقے ست ۔ بہت احمق ہے ۔

سخت بے عقل ست ۔ سخت بے عقل ہے ۔ عجب کمالیست ۔ بہت بے کمال ہے ۔ بالا بود ۔ اونچا تھا ۔ بزمیں او فتاد ۔ زمین پر گر پڑا وہ سرش بسنگ خورد ۔ اس کا سر پتھر سے ٹکرایا ۔ استخوانش ریزہ ریزہ شد ۔ اسکی ہڈی ریزہ ریزہ ہوگئی ۔ ایں سیاہ ست یا کبود یہ کالا ہے یا نیلا ۔ ایں گلنار ست یا نارنجی ۔ یہ سرخ ہے یا نارنگی ۔

ضمیریں اور ان کی مختلف ترکیبیں مشق کے لئے

(۱) پیش او ہست ۔ اسکے پاس ہے ۔ او دارد ۔ وہ رکھتا ہے ۔ او سگے دارد ۔ وہ کتا رکھتا ہے ۔ پیش ایشاں ہست ۔ انکے پاس ہے ۔ آنہا دارند ۔ وہ رکھتے ہیں ۔ آنہا گربہ دارند ۔ وہ بلا رکھتے ہیں ۔ پیشت ہست ۔ تیرے پاس ہے ۔ اسپ داری ۔ تو گھوڑا رکھتا ہے پیشت اسپ ہست ۔ تیرے پاس گھوڑا ہے ۔ پیش شما ہست ۔ تمہارے پاس ہے ۔ پیش شما خروسے ہست ۔ تمہارے پاس ایک مرغا ہے شما سگ دارید ۔ تم کتا رکھتے ہو ۔ پیش من ست ۔ میرے پاس ہے ۔ کارد در پیش من ست ۔ اسکی چھری میرے پاس ہے ۔ بندہ کارد دارم ہیں چھری رکھتا ہوں ۔ پیش ما ہست ۔ ہمارے پاس ہے ۔ پیش ما شتر ست ۔ ہمارے پاس اونٹ ہے ۔ ما داریم ۔ ہم رکھتے ہیں ما شتر داریم ۔ ہم اونٹ رکھتے ہیں ۔

جو کتاب نیٹ پر موجود نہیں ہیں
یا کوئی کتاب آپکو چاہئے جو نیٹ پر
موجود نہ ہو تو آپ ہمیں میسیج کریں

NEW MADARSA

ٹیلیگرام چینل
@New Madarsa
https://t.me/NewMadarsa

یا ٹیلیگرام گروپ
@New Madarsa Group
https://t.me/NewMadarsaGroup

(۲) خر دس من پیش نیست۔ میرا مرغا تیرے پاس ہے۔ پیش من نیست۔ میرے پاس نہیں ہے۔ پیش بندہ نیست۔ میرے پاس نہیں ہے
یا بوئے من پیش شما است۔ میرا ٹٹو تمہارے پاس ہے۔ پیش ما نیست۔ ہمارے پاس نہیں ہے۔ ما نداریم۔ ہم نہیں رکھتے۔ خرِ من پیش او است
میرا گدھا اسکے پاس ہے۔ خرِ من پیش او نیست۔ میرا گدھا اسکے پاس نہیں ہے۔ او ندارد۔ وہ نہیں رکھتا ہے۔ قیچی شما پیش من است
تمہاری قینچی میرے پاس ہے۔ پیش او نیست۔ اسکے پاس نہیں ہے۔ او ندارد۔ وہ نہیں رکھتا ہے۔ کلاہ شما پیش آنہا است۔
تمہاری ٹوپی انکے پاس ہے۔ خیر پیش آنہا نیست۔ نہیں انکے پاس نہیں ہے۔ آنہا ندارند۔ وہ نہیں رکھتے۔
(۳) آنہا ندارند۔ وہ نہیں رکھتے۔ کلاہت پیش شان ہست۔ تیری ٹوپی انکے پاس ہے۔ خیر پیش شان نیست۔ نہیں
انکے پاس نہیں ہے۔ پیش آنہا نیست۔ انکے پاس نہیں ہے۔ کتابت پیش ما است۔ تیری کتاب ہمارے پاس ہے۔
خیر پیش شما نباشد۔ نہیں تمہارے پاس نہیں ہوگی۔ پیش آنہا باشد۔ انکے پاس ہوگی۔ قلم ما پیش شان است
ہمارا قلم انکے پاس ہے۔ پیش آنہا نیست۔ انکے پاس نہیں ہے۔ پیش خودت باشد۔ خود تیرے پاس ہوگا۔
چاقوئے شان پیش تو نیست۔ انکا چاقو تیرے پاس نہیں ہے۔ پیش ما که دیدید۔ ہمارے پاس کب
دیکھی تم نے۔ پینسل آنہا پیش ما است۔ ہماری پنسل انکے پاس ہے۔ پیش شما کجا باشد۔ تمہارے پاس
کہاں ہوگی۔ پیش شان خود باشد۔ انکے پاس کہاں ہوگی۔

(۴) پیش من بود۔ میرے پاس تھی۔ من داشتم۔ میں نے رکھا۔ بندہ داشتم۔ میں نے رکھا

پیشت بود۔ تیرے پاس تھی۔ تو داشتی۔ تو نے رکھا۔ پیشش بود۔ اسکے پاس تھی۔ او داشت

اس نے رکھا۔ پیش ما بود۔ ہمارے پاس تھی۔ ما داشتیم۔ ہم نے رکھا۔ پیش شما بود۔

تمہارا پاس تھا۔ شما داشتید۔ تم نے رکھا۔ پیش شاں بود۔ انکے پاس تھا۔ آنہا داشتند

اُنہوں نے رکھا۔

(۵) من نداشتم۔ میں نے نہیں رکھا۔ بندہ نداشتم۔ میں نے نہیں رکھا۔

تو نداشتی۔ تم نے رکھا۔ ما نداشتیم۔ ہم نے نہیں رکھا۔ شما نداشتیم۔ تم نے نہیں رکھا

آنہا نداشتند اُنہوں نے نہیں رکھا۔ او نداشت۔ وہ نہیں رکھتے۔

(۶) پیش من نبود۔ میرے پاس نہیں تھا۔ پیشت نبود۔ تیرے پاس نہیں تھا۔ پیشش نبود۔ اسکے

پاس نہیں تھا۔ پیش ما نبود۔ ہمارے پاس نہیں تھا۔ پیش شما نبود۔ تمہارے پاس نہیں تھا

پیش شماں نبود انکے پاس نہیں تھا۔ دیکھو! ہر قسم کی چیز کے لئے اور آدمی کے لئے اور وقت کے لئے کن کن لفظوں سے پوچھیں

(۱) ایں کیست۔ یہ کون ہے۔ کدام کس است۔ کون شخص ہے۔ چہ کارہ است۔ کیسا آدمی ہے۔ بہ بغلت چیست

تیری بغل میں کیا ہے۔ ایں کیست۔ یہ کس کی ہے۔ بدست چہ داری۔ ہاتھ میں کیا ہے تو رکھتا

چہ قدر ست ۔ کتنا ہے ۔ دواتم پیش کہ بود ۔ میری دوات کس کے پاس تھی ۔ ایں چہ قدر باشد ۔
یہ کتنا ہوگا ۔ کہ دادہ است بشما ۔ کس نے دیا ہے تمکو ۔ ایں چیست ۔ یہ کیا ہے ۔

(۲) کدام کس بشما دادہ است ۔ کون شخص تمکو دیا ۔ کس شخص نے تمکو دیا ۔ سیب از کجا یافتی ۔ سیب کہاں سے پایا تونے
بہی از کیست ۔ بہی کس کی ہے ۔ کتابم پیش کیست ۔ میری کتاب کس کے پاس ہے ۔ تصویر ہا از کجا بہم رسیدند
تصویریں کہاں سے حاصل ہوئیں ۔ شما کدامش می خواہید ۔ تم اسکا کون سا چاہتے ہو ۔ کدام یکے
بر احمد بدہم ۔ کون سا ایک احمد کو دوں میں ۔ احمد چرا اینجا نمی آید ۔ احمد اس جگہ کیوں نہیں آتا

(۳) اکنوں چہ گونہ ست ۔ اب کس طرح ہے ۔ کے می آید ۔ کب آتا ہے ۔ خانۂ محمود کجاست محمود کا گھر کہاں ہے
بکدام محلہ می نشیند ۔ کون سے محلہ میں رہتا ہے ۔ ساعت چند زدہ ۔ گھڑی نے کتنا بجایا ۔ چند ساعت
روز برآمدہ ۔ دن نکلے ہوئے کتنا وقت ہوا ۔ شب چہ قدر گزشتہ ۔ رات کس قدر گذر گئی ۔ کتاب
بچند گرفتی ۔ کتنے میں کتاب لی تونے ۔ بنظر شما مالِ چند ست ۔ تمہاری نظر میں کتنے کا مال ہے ۔
امروز چندم ماہ ست ۔ آج چاند کی کتنی تاریخ ہے ۔

متفرق جملے مشق کے لئے

(۱) بیا بنشینید ۔ آئیے بیٹھیے ۔ سخنے دارم بشما ۔ تمسے ایک بات رکھتا ہوں میں ۔ در قفس چیست
پنجرے میں کیا ہے ۔ عجیب مرغ خوش الحان ست ۔ عجیب اچھی آواز والا پرندہ ہے ۔
پوستینے می خواہم ۔ ایک چوغہ چاہتا ہوں میں ۔ از کجا بدست آید ۔ ہاتھ میں کہاں سے آئے ۔ تلاش می کنم
تلاش کرتا ہوں میں ۔ پیدا می شود ۔ ظاہر ہو جائیگا ۔ تمام روز گشتم دو تا یافتم ۔ پورے دن پھرا میں
دو عدد پائے میں نے ۔ لباس شما چرک شدہ تمہارا لباس میلا ہو گیا ۔ امروز تبدیل می کنم ۔ آج تبدیل
کرتا ہوں میں ۔ ہنوز گازر نیاوردہ است ۔ ابھی دھوبی نہیں لایا ہے ۔ پیراہن شما نجس شدہ ۔
تمہارا کرتا ناپاک ہوگیا ۔ حالا بہ آب می کشم ۔ ابھی (اب) پانی سے دھوتا ہوں میں ۔

(۲) ہر صبح بہ ارک طنبوری زنند ۔ ہر صبح قلعہ میں باجا بجاتے ہیں ۔ گاؤ را دیدید ۔ گائے کو
دیکھی تمنے ۔ شاخ ندارد ۔ سینگ نہیں ہے ۔ ایں سنگ چہ قدر سنگین باشد ۔ یہ پتھر کس قدر سخت ہوگا
زنجیر ساعت بہ بینم ۔ گھڑی کی زنجیر دیکھوں میں ۔ چند حلقہ دارد ۔ کتنا حلقہ رکھتی ہے ۔ قیمت ایں
فیروزہ چہ باشد ۔ اس پتھر کی قیمت کیا ہوگی ۔ فقیرے بر در ایستادہ است ۔ ایک فقیر دروازہ پر کھڑا ہے ۔
بگو ما ہم مہمان ہستیم ۔ کہ تو ہم بھی مہمان ہے ۔ خانہ خانۂ ما نیست ۔ گھر ہمارا گھر نہیں ہے ۔

بگو بر دروازه بنشیند۔ کہ تو دروازہ پر بیٹھ جائے۔

(۳) کار خود را بانجام رسانیدی۔ اپنے کام کو آخر تک پہنچایا تو نے۔ زود بیار زود بیار۔ جلدی لاؤ جلدی لاؤ

چابک بیار۔ چھڑی لاؤ۔ اگر دیر می کنی کار از دست می رود۔ اگر تو دیر کریگا تو کام ہاتھ سے

چلا جائیگا۔ اگر زود تر نمی کنی کار از تو میگیرم۔ اگر تو زیادہ جلدی نہیں کریگا تو تجھ سے کام لے لونگا میں

آوازم کہ شنیدند ہمہ ترسیدند۔ جب میری آواز سنی انہوں نے وہ سب ڈر گئے۔ بارے سخنم گوش کردند۔

ایک مرتبہ میری بات سنی انہوں نے۔ ہمہ شان باہمدگر آزردگی دارند۔ وہ سب آپس میں رنجش رکھتے ہیں۔

خدا از دشمنم نگہ داشت۔ خدا مجھکو دشمن سے محفوظ رکھے۔

(۴) چرا بگریزم۔ کیوں بھاگوں میں۔ باکے نیست۔ کوئی خوف نہیں ہے۔ من بلند بالا ہستم۔ میں اونچے قد والا ہوں

شما پست قامت ہستید۔ تم نیچے قد والے ہوں۔ او میانہ قدست۔ وہ درمیانی قد والا ہے۔ ریشش چہ

قدر درازست۔ اس کی ڈاڑھی کتنی لمبی ہے۔ عجب ریشِ درازے دارد۔ وہ بہت لمبی ڈاڑھی رکھتا ہے۔

کفشِ خودم گم کردم۔ اپنی جوتی گم کردی میں نے۔ نارنج از کجا آوردید۔ نارنج کہاں سے لائے تم۔ بہ بازار رسید

ہم کہ دو تم۔ ہمیں یک دانہ ست یہی ایک دانہ ہے۔ دیگر ندارم۔ دوسرا نہیں رکھتا میں۔ بخدا کہ ندارم

خدا کی قسم نہیں رکھتا میں۔

(۵) بندہ امروز بہ لشکر رفتہ بودم۔ آج میں لشکر کے ساتھ گیا تھا۔ راہ غلط کردم۔ راستہ بھول گیا میں۔

بسیار سرگرداں شدم۔ بہت پریشان ہوا میں۔ شما بخانہ رفتہ بودید۔ تم گھر میں گئے تھے۔ این شہر از علاقہ پنجاب است

یہ شہر پنجاب کے علاقے کا ہے۔ کیست کہ بزمین افتادہ۔ کون ہے جو زمین پر گر پڑا۔ بیچارہ حمال است۔ بیچارہ کلی ہے۔

بسیار خستہ شدہ۔ بہت تھکا ہوا ہے۔ بارش خیلے گراں بود۔ اس کا بوجھ بہت بھاری تھا۔ از پشت انداختہ۔ پیٹھ سے پھینکا

بسایہ درخت آرام میگیرد۔ درخت کے سائے میں آرام لے رہا ہے۔

(۶) احمد روزنامچہ اس آوردہ بود۔ احمد اپنے روز کے حساب کا رجسٹر لایا تھا۔ حساب خود فیصل کردم۔ اپنا حساب صاف کر دیا میں نے

دہ روپیہ بذمہ شما ہم نوشتہ۔ دس روپیہ تمہارے ذمے میں بھی لکھے ہوئے ہیں۔ ہنوز بست روپیہ برو دارم۔ ابھی

بیس روپیہ اس پر رکھتا ہوں میں۔ بیہودہ آدم است۔ برا دینے والا آدمی ہے۔ خیر من ہم بدبگر ہستم۔ خیر میں بھی برا دکھول ہوں کرنے والا

صبح بزود میروم۔ صبح جلد جاتا ہوں میں۔ سر راہش می گیرم۔ اس کو راستہ میں پکڑونگا۔ بندہ باین کارہا غرض ندارم

میں ان کاموں سے غرض نہیں رکھتا ہوں۔

(۷) ملا فرقان خود خراب کرد۔ ملا فرقان نے اپنے کو خراب کر دیا۔ بعیش و عشرت افتاد۔ عیش و عشرت میں پڑ گیا۔

تمام مالش برباد داد۔ اس نے اپنا تمام مال برباد کر دیا۔ اکنون غیر از حسرت چارہ چیست۔ اب حسرت کے سوا

چارہ کیا ہے۔

روزے زنجیر خانہ می رود ۔ ایک دن جیل خانہ میں جائیگا ۔ پیش خدمت شما کجاست ۔ تمہارا خادم کہاں ہے ۔

بازار رفتہ ۔ بازار گیا ہوا ہے ۔ ہمراہ آغا رفتہ ۔ آغا کے ساتھ گیا ہوا ہے ۔ پے کارے رفتہ ۔ ایک کام کے لیے گیا ہوا

درون خانہ ست ۔ گھر کے اندر ہے ۔ خانہ را صفائی می دہد ۔ گھر کی صفائی کر رہا ہے ۔ مگر این برادے دارد ۔ شاید یہ ایک بھائی رکھتا ہے

(۸) خود شما چنین کارہا چرا می کنید ۔ تم اپنے ایسے کام کیوں کرتے ہو ۔ پیش خدمت ما سلیقہ ندارد ۔ ہمارا خادم سلیقہ نہیں رکھتا ہے

برادر شما چہ می کند ۔ تمہارا بھائی کیا کرتا ہے ۔ غذا می خورد می آید ۔ کھانا کھا کر آتا ہے ۔ چہ می خوانید ۔ تم کیا پڑھتے ہو

ہماں کتاب دیروزہ ست ۔ وہی کل والی کتاب ہے ۔ برادر شما چہ می خواند ۔ تمہارا بھائی کیا پڑھتا ہے ۔ ہمیں می خواند

یہی پڑھتا ہے ۔ ہرچہ او می خواند من می خوانم ۔ جو کچھ وہ پڑھتا ہے میں پڑھتا ہوں ۔ میروید ۔ جا رہے ہو ۔

اکنون شما را کے می بینیم ۔ اب تم کو کب دیکھونگا میں ۔ فردا ۔ کل ۔

(۹) شما چرا می روید ۔ تم کیوں جاتے ہو ۔ چہ طور نہ روم ۔ کس طرح نہ جاؤں میں ۔ اگر نہ روم او می آید ۔ اگر نہ جاؤں میں وہ آجائیگا

اگر صورت اینست من ہم بروم ۔ اگر صورت یہ ہے میں بھی چلوں ۔ اگر این کارے کردی گوی از میدان ربودی

اگر تو یہ ایک کام کر گیا تو میدان سے گیند لے جائیگا ۔ ہرچہ او میکند می کنم ۔ جو کچھ وہ کرتا ہے میں کرتا ہوں ۔ آب می بارد ۔ پانی برس رہا ہے

بیائید درون بنشینیم ۔ آؤ تم اندر بیٹھے ہم ۔ پیش بندہ چرا نمی نشینید ۔ میرے پاس کیوں نہیں بیٹھتے ۔ اینجا چرا نمی نشیند

اس جگہ کیوں نہیں بیٹھا وہ ۔ پہلوئیم بنشینید ۔ میرے پاس بیٹھو تم ۔

(۱۰) آغا ہر چہ کردید شما کردید ۔ جناب جو کچھ کیا تم کیا ۔ من ہم ہمین فکر ہستم ۔ میں بھی اسی فکر میں ہوں

این بسیار خوب است ۔ یہ بہت اچھا ہے ۔ اگر نہ چنین است شما بفرمائید ۔ اگر ایسا نہیں ہے تم فرماؤ ۔ خیر است ۔

خیر ہے ۔ امروز متفکر بنظر می آئی ۔ آج فکر مند نظر آرہا ہے میں ۔ دلم ہم غمگین است ۔ میرا دل بھی غمگین ہے ۔ فکر چیست فکر کیا ہے ۔ بفضل خدا است

خدا کا فضل ہے ۔ شما ہیچ فکر نہ کنید ۔ تم کچھ فکر نہ کرو ۔ خاطر جمع باشید مطمئن رہو تم ۔ بآرام بنشینید ۔ آرام سے بیٹھو تم

دیکھو مختلف وقتوں کے لئے کیا کیا لفظ ہیں اور کیونکر بولے جاتے ہیں ۔

(۱) من اول بشما گفتہ بودم ۔ میں نے پہلے تم سے کہا تھا ۔ پیش ہم گفتہ بودم ۔ میں نے پہلے بھی کہا تھا ۔ او پیشتر بمن گفتہ بود

اس نے مجھ سے بہت پہلے کہا تھا ۔ خیر آخر بچشم خود می بینید ۔ خیر آخر اپنی آنکھ سے دیکھو گا ۔ امسال خیلے گرانی است اس سال بہت مہنگائی ہے

سال گذشتہ این حال نبود ۔ گذشتہ سال یہ حال نہیں تھا ۔ سال آئندہ ارزانی می شود آئندہ سال سستائی ہو جائیگی ۔ دیروز او دا دیدم

گذشتہ روز اسکو دیکھا میں نے ۔ پریروز نبودش اینجا بود گذشتہ پرسوں وہ ادھر تھا ۔ پریروز خبر ندارم ترسوں کی خبر نہیں رکھتا میں

امروز ہلال خواہد برآمد ۔ آج چاند نکلے گا ۔

(۲) اکنون شب ماہ است اب چاندنی رات ہے ۔ فردا دعوت شما است کل تمہاری دعوت ہے ۔ فردا فرصت ندارد ۔ کل چھٹی

فرصت نہیں رکھتا وہ ۔ فرصتم نیست ۔ مجھے فرصت نہیں ہے ۔ پس فردا یا پس پس فردا ۔ کل کے بعد پرسوں کے بعد ۔ دی شب نیامدید

کل رات نہیں آئے تم ۔ پری شب ہم غائب بودید پرسوں رات بھی غائب تھے ۔ امشب ہمین جا باشد ۔ آج رات اسی

جگہ رہو ۔

خبر نہیں ۔ فردا شب می آئیم کل رات آتے ہیں ہم۔ پاسے از شب گذشتہ بود رات کا ایک حصہ گزر گیا تھا پارہ از شب باقی بود
رات کا ایک حصہ باقی تھا۔
نیم روز بر آسمان روشنی چہ بود ۔ آدھی رات آسمان پر روشنی کیا تھا بلے شہاب باشد۔ ہاں ٹوٹا ہوا ستارہ ہوگا

(۳) دو روز تعطیل ست۔ دو دن کی چھٹی ہے بیائید سیر باغ کنیم۔ آؤ باغ کی سیر کریں ہم این قدر فرصتم کو
اس قدر مجھکو فرصت کہاں ہے۔
صباح زود بروید صبح جلد جاؤ تم۔ پایاں روز پس بیائید۔ دن کے تیسرے پہر بعد
آؤ تم۔
شام خانہ می رسم۔ شام گھر پہنچتا ہوں میں احمد این جا کے می آید۔ احمد اس جگہ کب آتا ہے گاہ گاہ می آید۔

کبھی کبھی آتا ہے۔ اینک این جا بود۔ ابھی اس جگہ تھا ساعتے پیش از شما رفتہ۔ تم سے تھوڑی دیر پہلے گیا

صبح و شام می آید۔ صبح اور شام آتا ہے ہنوز نیامدہ۔ ابھی نہیں آیا ساعتے پس بیائید۔ تھوڑی دیر بعد
آؤ تم۔
(۴) اکنوں ما می رویم۔ اب ہم جاتے ہیں۔ کے رفتن می توانید کب چلنے کی طاقت رکھتے ہو حالا کے میگزاریم۔ اب کب چھوڑیں ہم

بگزارید لا بردم۔ چھوڑتا کہ جا کر بازی آیم۔ پھر آتا ہوں میں ہر گاہ شما آئید من ہم می آیم۔ جب کبھی تم آتے

ہوں میں بھی آتا ہوں در زمستاں قریب چاشت مدرسہ وا می شود۔ جاڑے کے موسم میں چاشت کے قریب مدرسہ کھلتا ہے

پایان روز رخصت می شود۔ دن کے تیسرے پہر چھٹی ہوتی ہے وقت رخصت ساعت چہار ست۔ چھٹی کا وقت چار بجے ہے

در تابستان صبح وا می شود کہ ساعت شش باشد۔ گرمی کے موسم میں صبح کھلتا ہے جبکہ چھ بجے ہوتے ہیں نیم روز رخصت میشود کہ ساعت
دوازدہ ست۔ آدھے دن چھٹی ہوتی ہے جبکہ بارہ بجے ہوتے ہیں

مدرسہ اور مکتب کی گفتگو

(۱) برادر برخیز، بھائی اٹھ۔ آفتاب برآمد۔ آفتاب نکل آیا۔ برخیز کہ آفتاب بلند شد۔ اٹھو اسلئے کہ سورج اونچا ہو گیا۔ وقت مکتب قریب است۔ مدرسہ کا وقت قریب ہے۔ آب گرم موجود است۔ گرم پانی موجود ہے۔ آفتابہ بگیر و دست و رو بشو۔ لوٹا لے ہاتھ اور اپنا منھ دھو۔ موی ہاتے خود را شانہ کن۔ اپنے بالوں میں کنگھی کر۔ ناشتہ ہم حاضر است۔ ناشتہ بھی حاضر ہے۔ ناسپاتی کہ دادہ است شما۔ ناسپاتی کس نے دی ہے تم کو۔ نہار نخورید کہ رطوبت می آرد۔ باسی مت کھاؤ اسلئے کہ رطوبت لاتی ہے۔ چرا گریہ می کنی۔ تو کیوں رو رہا ہے۔

(۲) لباس خود بپوش۔ اپنا لباس پہن تو۔ کاہلی مکن۔ سستی مت کر۔ لباس تو کثیف شدہ۔ تیرا لباس میلا ہو گیا۔ چرا تبدیل نمی کنی کیوں تبدیل نہیں کرتا تو۔ بر دامنت داغ گرد است۔ تیرے دامن پر خاک کا داغ ہے۔ بسر انگشت پاک کن۔ انگلی کے کنارے سے صاف کر کتاب تو کجا است۔ تیری کتاب کہاں ہے۔ جزدان چہ کردی۔ جزدان کا کیا کیا تو نے۔ بگیر و بمکتب برو۔ لے اور مدرسہ میں جا امروز بمدرسہ نمی روی۔ آج مدرسہ میں نہیں جارہا تو۔ بلے روز آزادیست۔ ہاں آج چھٹی کا دن ہے۔ ساعت دہ نزدہ۔ گھڑی نے دس نہیں بجائے۔ ہنوز دیر است۔ ابھی دیر ہے۔ بست لمحہ باقی است۔ بیس منٹ باقی ہے

(۳) کتاب خود را خراب مکن۔ اپنی کتاب کو خراب مت کر۔ ہمیں در بدرہ می رود۔ دیکھو تو پھٹی جا رہی ہے۔ میان مقوی نگہدار۔ جلد کے درمیان محفوظ رکھو۔ امروز نسبت بہر روزہ دیر شدہ۔ آج ہر روز کی نسبت دیر ہو گئی۔ زود بیائید کہ دیر می شود۔ جلدی کما آؤ تم اسلئے کہ دیر ہو رہا ہے۔

خیر ہنوز وقت ست۔ نہیں ابھی وقت ہے۔ عمارتیکہ پیش روئے شماست ہمیں مدرسہ ست۔ وہ عمارت جو تمہارے چہرے کے سامنے ہے یہی اسکول ہے۔ آغا حسین۔ جناب حسین۔ افتان و خیزاں کجا میروی۔ گرتے پڑتے کہاں جا رہے ہو۔ باش با شما ہم می آیم۔ ٹھہر ٹھہر اسلئے کہ میں بھی آ رہا پہنچتا ہوں۔

(۴) جناب آغا۔ جناب آقا / حسین یا عالی۔ بندہ امروز بمکتب آمدم۔ آج میں مدرسہ گیا۔ کدام کتاب بخوانم۔ کون سی کتاب پڑھوں میں۔ بخانہ پندنامہ میخواندم در قواعد ہنوز چیزے نخواندہ ام۔ گھر میں پندنامہ پڑھتا تھا ابھی قواعد میں کچھ نہیں پڑھا ہے۔

الفاظ با املا نوشتن میتوانی۔ املا کے ساتھ الفاظ لکھنے کی طاقت رکھتا ہے۔ نو آموزم ہنوز یاد نہ گرفتہ ام۔ نہیں نیا سیکھا ہوں ابھی یاد نہیں کیا میں نے۔

از شفقت جناب قریب تر می آموزم۔ جناب کی مہربانی سے بہت جلد سیکھ رہا ہوں۔ طوریکہ فرمایند بہ عمل آرم۔ جس طرح فرمائیں گے عمل میں لاؤں۔

ایں الفاظ را رواں کن۔ ان الفاظ کو یاد کر۔ ہمیں را مشق بنویس کہ املائے تو درست شود۔ انہیں کو مشق میں لکھ تاکہ تیرا املا درست ہو جائے۔ بچشم۔ ٹھیک ہے۔

(۵) صبح زود برخیز۔ صبح جلدی اٹھ۔ تا آفتاب بر آید از ضروریات فارغ باشی۔ جب تک آفتاب نکلے ضروریات سے فارغ ہو جاؤ۔

لباس پاکیزہ بپوش۔ پاکیزہ لباس پہن۔ بر وقت خود را بمدرسہ برسان۔ وقت پر اپنے کو مدرسہ میں پہنچا۔ چوں بمکتب در آئی آداب جائے را نگہدار۔ جب مدرسہ میں آئے جگہ کے آداب کو محفوظ رکھ۔ چوں پیش استاد آئی سلام کن۔ جب استاد کے سامنے آئے سلام کر۔

ردائے خود را بہ آرام بنشیں۔ اپنے چادر پر آرام سے بیٹھو۔ پیش و پس راست و چپ نظر مکن۔ آگے پیچھے دائیں بائیں نظر مت کر۔

(6) تا نشستہ باشی مؤدب بنشیں۔ جب تک بیٹھے رہا تو ادب سے بیٹھو۔ چوں رخصت شوی خانہ برو۔ جب

چھٹی ہو جائے گھر جا۔ در راہ بازی مکن۔ راستے میں کھیل مت کر۔ خانہ کہ می رسی بزرگاں را سلام کن۔ گھر پہنچ کر بڑوں کو سلام کر۔

کتاب در طاقچہ بگذار۔ کتاب الماری میں رکھ۔ دست و رو شستہ ہر چہ حاضر باشد قدرے بخور۔ ہاتھ اور منہ

دھو کر جو کچھ حاضر ہے تھوڑا کھا۔ ساعتے بیروں تفریح کن۔ تھوڑی دیر باہر تفریح کر۔ با اطفال ہرزہ نگردی۔ بچوں کے ساتھ بیکار نہ پھر۔

پیش از شام خانہ بیا۔ شام سے پہلے گھر آ تو۔ ہر چہ روز خواندی بازش بخواں۔ جو کچھ دن میں پڑھا تو نے اسکو پھر پڑھ۔

خواندن شب بر دل نقش می شود۔ رات کا پڑھا دل پر نقش ہو جاتا ہے۔ سخن ہائے بد۔ بری باتوں سے زبان آشنا مکن زبان

آشنا مت کر۔ مکتب جائے خواندن ست۔ مدرسہ پڑھنے کی جگہ ہے نہ جائے بیہودہ گفتن۔ بیہودہ باتوں کی جگہ نہیں

(7) احمد بیا۔ احمد آ۔ کتاب خود بیار۔ اپنی کتاب لا۔ بشنوم چہ خواندی۔ سنوں میں کیا پڑھا تو نے۔ اگر یاد داری چرا نمی خوانی

اگر یاد کر لیا ہے کیوں نہیں پڑھتا۔ محمود تو بگو۔ محمود تو بول۔ اگر میدانی چرا نمی گوئی۔ اگر تو جانتا ہے کیوں نہیں کہتا۔ درست بخواں

ٹھیک پڑھ۔ غلط مکن۔ غلط مت کر۔ آغا در کتاب ہمیں نوشتہ۔ جناب کتاب میں یہی لکھا ہے۔ خیر کاتب غلط کردہ۔

نہیں کاتب نے غلط کر دیا۔ قلم بگیر درست کن۔ قلم لے اور ٹھیک کر تو۔ روئے ورق بگرداں۔ ورق پلٹ تو۔ ہر چہ بخوانی

فہمیدہ بخواں۔ جو کچھ پڑھے سمجھ کر پڑھ۔

بآہستگی بخواں ۔ آہستہ سے پڑھ طوطی وار از بر کردن فائدہ ندارد ۔ طوطی کی طرح رٹ لینا فائدہ نہیں رکھتا بمطلب نرسیدن والفاظ
مطلب تک نہ پہنچنے اور الفاظ
از بر کردن حاصل چیست ۔ رٹ لینے سے حاصل کیا ہے ۔ بخواں ہنوز رواں نہ شدہ ۔ پڑھا ابھی یاد نہیں ہوا

(۸) چہ نام داری آغازادہ ۔ کیا نام رکھتا ہے صاحبزادہ ۔ نام پدر شما چہ باشد ۔ تمہارے باپ کا کیا نام ہوگا ۔ چہ کار میکنید ۔ کیا کام کرتے ہوں ۔ سوداگری
تجارت ۔ عمر شما چہ قدر باشد ۔ تمہاری عمر کتنی ہوگی ۔ چہاردہ سالہ ۔ چودہ سال ۔ کدام محلہ می نشینید ۔ کون سے
محلہ میں رہتا ہے ۔ کلاہ بر سر درست بگذار ۔ ٹوپی سر پر ٹھیک رکھ ۔ چرا کج گذاشتی ۔ کیوں ٹیڑھی چھوڑی ۔ بنشین و راست یاد کن ۔ ٹھیک بیٹھو
یاد کر ۔
پیش روی من بنشین ۔ میرے چہرے کے سامنے بیٹھ ۔ تو پشت سر من چرا نشستی ۔ میرے سر کے پیچھے کیوں بیٹھا ۔ آم ۔ بہ پہلوی احمد بنشین ۔
احمد کے پہلو میں بیٹھ تو ۔ ہاشم را آوازہ دہ ۔ ہاشم کو آواز دو ۔ در این ماہ دو سہ روز غیر حاضر بود ۔ اس مہینے میں دو تین دن
غیر حاضر تھا ۔
آغا حسین ہم ہفت روز نبود ۔ جناب حسین بھی سات دن نہیں تھا ۔ تا توانید شما غیر حاضر نباشید ۔ جب تک طاقت رکھو
غیر حاضر نہ رہو ۔
(۹) وقت برخاست قریب است ۔ اٹھنے کا وقت قریب ہے ۔ دو ساعت چہاردہ دقیقہ باقیست ۔ دو گھنٹے چودہ منٹ باقی ہے

اجازت ہست می روم ۔ اجازت ہے جا رہا ہوں میں ۔ آب خوردہ می آیم ۔ پانی پی کر آتا ہوں ۔ مشق خود بیار کہ ببینم ۔
اپنی مشق لا تاکہ دیکھوں میں ۔ این از کیست ۔ یہ کس کی ہے ۔ این نسبت باو بہتر است ۔ یہ اسکی نسبت بہتر ہے ۔ این سطر بہتر
نوشتہ ۔ یہ سطر بہتر لکھی ہوئی ہے ۔ کرسی این اندک درست تر نشستہ ۔ یہ کرسی تھوڑی زیادہ ٹھیک بیٹھی ہے ۔ این حرف شما بیقاعدہ است
تمہارا یہ حرف بے قاعدہ ہے ۔

سر مشق را دیده بنویس ۔ مشق کی کاپی کو دیکھ کر لکھو مرکب خیلی غلیظ است ۔ روشنائی بہت گاڑھی ہے ۔

(۱۰) کاغذ آہار ندارد ۔ کاغذ چکناہٹ نہیں رکھتا مرکب را می کشد ۔ روشنائی کو کھینچتا ہے ببینید ۔ دیکھو تم مرکب با چه قدر روشن است ۔ کتنی روشن ہے ہماری روشنائی دوات شما رنگ است ۔ تمہاری دوات پنیالی ہے ہمین صفحه را که خوانده نقل بردار ۔

اسی صفحہ کی نقل کر جو پڑھا ہے تو نے این طفل را چرا شلاق می کنند ۔ اس بچے کو کیوں مارتے ہیں البتہ خطائے سرزدہ باشد

ضرور کوئی غلطی کی ہوگی درس خودش روان نکرده باشد ۔ اپنا سبق یاد نہ کیا ہوگا از ہمین است کہ زیر چوبش می کنند ۔

اسی وجہ سے ہے کہ اس کو لکڑی کے نیچے کھینچ رہے ہیں ۔

احمد کجا ۔ احمد کہاں ہے ۔ بگذار کہ ہنوز فرصت بازی ندارم ۔ چھوڑ اسلئے کہ ابھی کھیلنے کی فرصت نہیں رکھتا میں احمد ساعتے ہم بخانہ

نمی ماند ۔ احمد تھوڑی دیر بھی گھر میں نہیں رہتا کجا میرود ۔ کہاں جا رہا ہے خبر ندارم ۔ خبر نہیں رکھتا میں ۔

(۱۱) بخوان این چه لفظ است ۔ پڑھو یہ کیا لفظ ہے ہجا کردہ بگو ۔ ہجا کرکے پڑھ این فقرہ چہ معنی دارد ۔

یہ فقرہ کیا معنی رکھتا ہے بندہ طفل ام ۔ میں بچہ ہوں چگونہ توانم گفت ۔ کس طرح کہنے کی طاقت رکھتا ہے ہنوز حرف شناس ہستم ۔ ابھی

حرف پہچان سکتا ہوں میں قدرے خواندہ ام ۔ تھوڑا پڑھا میں نے رفیقت نیم صفحہ بخواند مگر شرمے نداری ۔ تیرے دوست

نے آدھا صفحہ پڑھا مگر تو شرم نہیں رکھتا سر جناب سلامت باشد ۔ جناب کا سر سلامت ہو یک ماہ پس عرض میکنم ۔ ایک

مہینے بعد عرض کرتا ہوں احمد تو میتوانی کہ این را بخوانی ۔ احمد تو طاقت رکھتا ہے کہ اسکو پڑھے بلے چرا نمی توانم ۔ ہاں کیوں

نہیں طاقت رکھتا میں ۔

این لفظ ظلم ست۔ یہ لفظ ظلم ہے۔ آفرین آفرین کرسی بگیر و بنشین۔ شاباش شاباش کرسی لے اور بیٹھ جا۔

(۲) احمد سعادت مند پسر است۔ احمد سعادت مند لڑکا ہے۔ سبق ہر روزه اش یاد می کند۔ اپنا ہر روز کا سبق یاد کرتا ہے۔

اکنون سوادش روشن شده۔ اب اسکی استعداد روشن ہو گئی۔ خیلے محنت کش ست۔ بہت محنت کرتا ہے۔ باوجود مدت

استعداد بہم رسانیده۔ تھوڑی مدت میں استعداد کو پہنچ (جائیگا)۔ بفارسی حرف زدن می توانی۔ فارسی میں بات کرنے کی طاقت قبلہ خیر (رکھتا ہے)

جناب نہیں۔ چرا بفارسی حرف نمی زنی۔ کیوں فارسی میں بات (نہیں کرتا تو)۔ ربطے بزبان فارسی ندارم۔ فارسی زبان سے تعلق نہیں رکھتا میں۔

زبان فارسی خیلے دشوارست۔ فارسی زبان بہت (دشوار ہے)۔ لاکن عجب زبان شیرین ست۔ لیکن عجیب میٹھی زبان ہے

شرم مکن۔ شرم نہ کر۔ ہر چہ بتوانی بفارسی حرف بزن۔ جو کچھ طاقت رکھتا ہے (فارسی میں بات کر)۔ ہمیں طور مشق می شود۔ اسی طرح مشق ہوتی ہے

بیا بفارسی حرف زنیم و یکدست ترک ہندی گوئیم۔ آ فارسی میں بات کریں ہم اور ایکدم ہندی چھوڑ دیں

بچوں کی فریادیں اور شکایتوں کی باتیں

(۱) جناب آغا۔ جناب عالی کاردم گم شد۔ میری چھری گم (ہو گئی)۔ کجا گذاشتہ بودی۔ کہا چھوڑی تھی تو نے۔ در جزدانم بود۔ میرے جزدان میں تھی۔ احمد تو دیدی۔ احمد تو نے دیکھی۔ من چہ خبر دارم۔ میں کیا خبر رکھتا (ہوں)۔ دیگر کہ برد ازینجا۔ دوسرا کون اس جگہ سے لے گیا۔ آخر دزد کہ نمی افتد اینجا۔ آخر چور اس جگہ نہیں آتا۔ جناب آغا۔ جناب عالی۔ ہاشم کتابم گرفتہ نمی دہد۔ ہاشم میری کتاب لیکر نہیں (دے رہا ہے)۔ پیش من بیار۔ میرے پاس لا۔ ہاشم چرا بہ محمود منازعت کردی۔ ہاشم (کیوں)

محمود سے جھگڑا کیا تونے — چرا برادرم جنگ میکنی. کیوں لوگوں سے لڑائی کرتا (ہے) آخر او چه گفته بود بتو. آخر اسنے کیا

کہا تھا تجھسے. بسیار بیباک شدہ. بہت نڈر ہوگیا ہے. دیگر بار شکایت بگوشم نرسد و الا سخت گوشمالت می دہم.

دوسری بار تیری شکایت میرے کانوں میں نہ پہنچے ورنہ تجھکو سخت سزا دونگا.

(۲) احمد چه می کنی. احمد کیا کرتا ہے. خاموش نمی مانی. خاموش نہیں رہتا. مگر نمی ترسی. شاید نہیں ڈرتا. هیچ یک

(نہیں بیٹھتا تو) (جا ناز)

ساعت بآرام نمی نشینی. میں دیکھ رہا ہوں ایک گھڑی آرام سے. دیگر باره آنجا نروی. دوسری بار اس جگہ نہ. چرا خنده

می کنی. کیوں ہنس رہا ہے تو. خیلی گستاخ شدہ. بہت گستاخ ہوگیا ہے. بسیار بے ادب هستی. بہت بے ادب ہے تو.

بیک گوشه آرام بنشین. ایک کونے میں آرام سے (بیٹھو). بیا که ترا پیش آخوند ببرم. آ اسلئے کہ تجھکو تیرے استاد کے پاس لے جاؤں.

معاف کنید آغا. معاف کرو جناب. باز چنین حرکت نخواهم کرد. پھر ایسی حرکت نہ کرونگا. چه غوغاست. کیا شور ہے

عجب بے تمیز بچه ها هستند. عجیب بے تمیز بچے ہیں. یکی که سزا یافت اکنون همه دم بخود نشستند. جب ایک نے سزا پائی

اب سب خاموش بیٹھ گئے. چه میگوئی. کیا کہتا ہے. سخنت بفهم نمی آید. تیری بات سمجھ میں نہیں آتی.

تلفظ خودت درست کن. اپنے تلفظ کو ٹھیک کر. مرکب بر دامن از کجا ریختی. روشنائی دامن پر کہاں سے گرائی

عجب بے سر و کثیف هستی. بہت گندا لڑکا ہے. هوش دار. ہوش رکھ. باز این حرکت نکنی.

پھر یہ حرکت نہ کرنا

کھا لیا

بچہ ہا باپر اغوغا می کنند۔ بچے کیوں شور کر رہے ہیں۔ بخدا کہ مغز سرم خورد دید۔ خدا کی قسم میرے سر کا مغز کھا لیا۔ احمد بار بار می پرسی۔ احمد بار بار پوچھتا ہے چرا یاد نمی داری۔ کیوں یاد نہیں رکھتا۔ ہر چہ می گویم بخاطر نگہدار۔ جو کچھ کہتا ہوں دل میں محفوظ رکھ۔

(۳) بالائے درخت چرا رفتی۔ درخت کے اوپر کیوں گیا۔ زود پائیں بیا۔ نیچا آ جا۔ زودتر فرود آئی۔ زیادہ جلدی آ کر تو

جائیگی

اگر پایت خطا می کند استخوانت ریزہ ریزہ می شود۔ اگر ترا پاؤں پھسل جائے تیری ہڈی کا ریزہ ریزہ ہو۔ بہاری رخصت می طلبد۔ بہاری چھٹی مانگ رہا ہے۔ پدر و مادرش می روند۔ اسکے ماں اور باپ جا رہے ہیں۔ او ہم می رود۔ وہ بھی جا رہا ہے۔ حالانکہ بماند۔ اب کہاں رہے گا۔ اینجا کہ پدر و مادرش بود۔ اس جگہ جہاں اسکے ماں اور باپ رہتے ہیں۔ آغازادہ۔ صاحبزادے۔ چند تا برادر داری۔ کتنے بھائی رکھتا ہے۔ پنج برادر ہستیم و یک خواہر۔ پانچ بھائی اور ایک بہن رکھتا ہوں۔ عم زادہ شما چند سالہ است۔ تمہارے چچازاد بھائی کتنے سال کے ہیں۔ برادرت کدخدا شدہ۔ تیرے بھائی کی شادی ہو گئی۔ بلے خانہ پدر زنش می ماند۔ ہاں اپنی بیوی کے باپ کے گھر رہتا ہے۔ خالم بدہلی ڈپٹی ست۔ میرے ماموں دہلی میں ڈپٹی ہیں۔

بخار ہو گیا

(۴) امروز احمد نیامدہ۔ آج احمد نہیں آیا۔ گویند دیروز تپ کردہ۔ کہتے ہیں گزشتہ روز بخار ہو گیا۔ گرم ست یا لرزہ نوبت ست۔ گرم ہے یا باری کا جاڑا ہے۔ یا ہر روزہ۔ یا ہر دن کی۔ عرق ہم می کند۔ پسینہ بھی آتا ہے۔ کبھی پسینہ بھی آتا ہے۔ می گویند اکنوں چیزے بہتر ست مگر ہنوز بالکل صحیح و سالم نشدہ۔ کہتے ہیں اب کچھ بہتر ہے مگر ابھی بالکل صحیح سالم نہیں ہوا۔ تیمارش کہ می کند۔ اس کی دیکھ بھال کون کرتا ہے۔ پدرش می کند۔ اس کا باپ کرتا ہے۔

مگر بسیار متفکر ست۔ مگر بہت فکرمند ہیں ہم دوا نفع نمی کند۔ کوئی دوا فائدہ نہیں کرتی علاج ڈاکٹر چرا نمی کند۔ ڈاکٹر کا

علاج کیوں نہیں کراتا مردم ہند از ڈاکٹری ترسند۔ ہندوستان کے آدمی ڈاکٹر سے ڈرتے ہیں آخر چرا۔ آخر کیوں

فقط بے عقلی۔ صرف بے عقلی نفعے کہ در علاج ڈاکٹر دیدم ہیچ علاج ندیدم۔ جو نفع ڈاکٹر کے علاج میں

دیکھا میں نے کسی علاج میں نہیں دیکھا دوا اندک و نفع بسیار خیر خدا ایش شفا دہد۔ دوا تھوڑی نفع بہت خیر خدا اسکو شفا دے

(۵) احمد بر دست و پایت چند تا انگشت ست۔ احمد تیرے ہاتھ اور پاؤں پر کتنی انگلیاں ہے بتوانی بشماری۔

گننے کی طاقت رکھتا ہے تجھے بلے می توانم تا بست بشمار۔ ہاں طاقت رکھتا ہوں بیس تک شمار کر ختم۔ ٹھیک ہے شصت دقیقہ یک ساعت ست

ساٹھ منٹ کا ایک گھنٹہ بست و چہار ساعت۔ چوبیس گھنٹے کا ایک شبانہ روز۔ ایک رات اور دن

یک ہفتہ ہفت روز۔ ایک ہفتہ کا سات دن چار ہفتہ یک ماہ۔ چار ہفتہ کا ایک مہینہ دوازدہ ماہ یک سال۔ بارہ مہینا

کا ایک سال۔

دوست کی ملاقات

السلام علیکم۔ وعلیکم السلام۔ مزاج عالی۔ جناب کے مزاج الحمد للہ۔ الحمد للہ دعائے جان شما

تمہاری دعائیں ہیں خوش آمدید۔ اچھے آئے تم مردم بخیر اند۔ لوگ خیریت سے ہیں کوچک و بزرگ بسلامت۔

چھوٹے اور بڑے عافیت سے ہیں بلے ہمہ دعا می کنند۔ ہاں سب دعا کرتے ہیں بعد مدت تشریف آوردید۔ مدت بعد

تشریف لائے تم ایں قدر بے التفاتی۔ اس قدر بے توجہی معاف دارید۔ معاف کرو تم

چہ کنم۔ کیا کروں میں کارہائے دنیا نمی گذارند۔ دنیا کے کام نہیں چھوڑتے ہم دولت خانہ را بلد نبودم۔ میں دولت

خانہ سے بھی واقف نہ تھا مزاج چہ طور ست۔ مزاج کس طرح ہے امروز درد سر دارم۔ آج میں سر کا درد رکھتا ہوں آغا جناب

کمرم درد می کند۔ میری کمر درد کرتی ہے نصیب اعدا۔ دشمنوں کا نصیب یعنی دشمنوں کو ہو ازکے۔ کب سے صبح کہ از رخت خواب

برخاستم دیدم کہ سرم درد می کند۔ میرا سر درد کرتا ہے صبح جب بستر سے اٹھا میں دیکھا میں نے از تکان ست۔ تھکان سے ہے

ساعتے خواب کنید۔ تھوڑی دیر آرام کرو رفع می شود۔ دور ہو جائے گا امروز آغا احمد آمد۔ آج جناب احمد آیا

حیف کہ بخانہ نبودم۔ افسوس کہ میں گھر میں نہیں تھا کدام خبرے تازہ دارید۔ کونسی تازہ خبر رکھتے ہوں می گویند امروز

دو تا کشتی غرق شد۔ کہتے ہیں آج دو عدد کشتی غرق ہو گئی کجا شنیدید۔ کہاں سنا تم نے از بازار فہمیدم۔ بازار سے سنا میں نے

وائے بر حال صاحب مال۔ افسوس مال والوں کے حال پر بیچارہ چہ قدر نقصان برداشتہ باشد۔ بیچارے نے کس قدر

نقصان اٹھایا ہو گا البتہ دہ دوازدہ ہزار روپیہ باشد۔ قریب دس بارہ ہزار روپیہ ہوں گے اجازت ست۔ اجازت

ہے۔ حالا رخصت می شوم۔ اب رخصت ہوتا ہوں میں چرا چرا ایں قدر زودی۔ کیوں اتنی جلدی کیوں بنشینید ساعتے

حرف زنیم و دل خوش کنیم۔ بیٹھو تم تھوڑی دیر بات کریں اور دل کو خوش کریں ہم خدمت شما کارے ہم دارم۔ تمہاری خدمت

میں ایک کام بھی رکھتا ہوں امرے صلاح طلب ست۔ ایک کام مشورہ طلب ہے خیر حالا کہ وقت مدرسہ قریب ست
خیر اب مدرسہ کا وقت قریب ہے۔

بازے تشریف می آرید۔ پھر کب تشریف لاؤ گے ۔ انشاءاللہ فردا روز می رسم۔ انشاءاللہ کل دن میں
پہنچتا ہوں۔

ناواقف مسافر سے ملاقات

خوش آمدید۔ اچھے آئے تم صفا آوردید۔ پاکیزگی لائی ہو تم بنشینید۔ بیٹھو تم مزاج مقدس۔
مزاج گرامی

دعا ہے مزاج جناب۔ جناب کا مزاج از کجا می رسید۔ کہاں سے پہنچ رہے ہو از شیراز۔ شیراز سے

چند روز است۔ کتنے دن ہوتے از شیراز برآمدید۔ شیراز سے نکلے ہوئے سہ ماہ۔ تین مہینے بکدام راہ

کون سے راستہ سے راہ کابل۔ کابل کے راستے سے چرا براہ دریا نیامدید۔ کیوں دریا کے راستے سے نہیں آئے تم راہ دریا خطر

دارد۔ دریا کا راستہ خطرہ رکھتا ہے جہاز دودی وسعت نہ داشتم۔ دھوئیں کے جہاز کی گنجائش نہیں رکھی میں نے آغا بلکہ

شما راہ خشکی از دریا خطرناک تر است۔ تمہارے ملک کا خشکی کا راستہ دریا سے زیادہ خطرہ رکھتا ہے کسانیکہ می روند سر

بہ کف می روند۔ جو شخص کے جاتے ہیں جان ہتھیلی پر رکھ کر جاتے ہیں کابل از این جا یک ماہ راہ باشد۔ کابل اس جگہ

سے ایک مہینے کا راستہ ہوگا ۔ خیر کمتر است۔ نہیں بہت کم ہے از پشاور تا لاہور دہ دوازدہ

راہ است۔ پشاور سے لاہور تک دس بارہ دن کا راستہ ہے اگر منزل بہ منزل گیرید۔ اگر منزل بہ منزل چلو۔

و اگر سر ڈاک روید فقط سہ روز۔ اور اگر ڈاک کے راستہ سے جاؤ صرف تین دن باز از پشاور تا کابل

دوازدہ روز۔ پھر پشاور سے کابل تک بارہ دن اینجا کجا منزل گرفتید۔ اس جگہ کہاں گھر لیا تم نے

نزدیک بسرائے مکانے گرفتہ ام۔ سرائے کے نزدیک ایک مکان لیا ہے میں نے۔ تنہا ہستید۔ اکیلے ہو تم

عیال ہمراہ دارید۔ بال بچے ساتھ رکھتے ہو۔ چرا بغریب خانہ تشریف نیاوردید۔ کیوں غریب خانہ پر تشریف

نہیں لائے ہوں۔ این کیست کہ ہمراہ شما ست۔ یہ کون ہے جو تمہارے ساتھ ہے۔ رفیق راہ مت۔ راستہ کا ساتھی ہے

چہ کارہ ست۔ کیسا آدمی ہے۔ صفاہانی ست۔ اصفہان کا رہنے والا ہے۔ قنادی میکند۔ مٹھائی سازی کرتا ہے

بلے از نشست و برخاستش دریافتہ بودم کہ اصلش از خاکِ صفاہان ست۔ ہاں مجھے اسکے اٹھنے اور

بیٹھنے سے معلوم ہو گیا تھا کہ اسکی اصل اصفہان کی مٹی سے ہے۔ ہندوستان عجب خاکِ دامنگیر دارد

ہندوستان عجب دامن پکڑنے والی مٹی رکھتا ہے جائیکہ آدم بنشیند دگر دل برنمی خیزد۔ جس جگہ آدمی بیٹھ جاتا ہے پھر

دل نہیں اٹھتا۔ سبحان اللہ۔ سبحان اللہ۔ ہندوستان جنت نشان اگرچہ تابستانش جہنم ست۔ ہندوستان

جنت نشان ہے اگرچہ اسکی گرمی جہنم ہے۔ مگر زمستانش برجگرِ کشمیر داغ می نہد۔ مگر اسکی گرمی

کشمیر کے جگر پر داغ رکھتی ہے۔ ایسکہ دریں جا ست بہفت کشور ندیدم۔ جو اس کر اس جگہ ہے

سات ملکوں میں نہیں دیکھا میں نے۔

نوکروں سے ضروری باتیں

خانۂ آغا جعفر می دانی۔ جناب جعفر کا گھر جانتا ہے۔ این رقعہ بدہ و صبر کن تا جواب بدہند۔ یہ پرچہ کو دے اور

اور انتظار کر یہاں تک کہ کوئی جواب دے۔ اگر در خانہ نباشند پیش خدمت را بدہ و زود تر واپس بیا۔ اگر گھر میں نہ ہو

NEW MADARSA

خادم کو دے اور بہت جلد واپس آ۔ روپیہ بگیر و پیسہ بیار۔ روپیہ لے اور پیسہ لا

ہنوز صراف دکان نکشادہ۔ ابھی صراف نے دکان نہیں کھولی۔ چند پیسہ بر آوردی۔ کتنے پیسے لایا ہے

روپیہ قلب ست۔ روپیہ کھوٹا ہے۔ صراف نمی گیرد۔ صراف نہیں لیتا۔ خیر دیگر بیار۔ خیر دوسرا لے جا۔ کتاب

روزنامچہ و قلمدان زیر کرسی بگذار۔ روزنامچے حساب کا رجسٹر اور قلمدان کرسی کے نیچے چھوڑ دو۔ پیش خدمت شما چہ مواجب

می گیرد۔ تمہارا خادم کتنی تنخواہ لیتا ہے۔ نان و پوشش با یہ رخت۔ روٹی اور پوشاک یعنی کپڑے۔ این را

پنج روپیہ شہریہ می دہم۔ اس کو پانچ روپے ماہانہ دیتا ہوں۔ کفش مرا پاک کن۔ میرا جوتا صاف کر

امروز صحن خانہ را کسی جاروب نہ کردہ۔ آج گھر کے صحن کو کسی نے جھاڑو نہیں لگائی۔ بیائید۔ فرش را بتکانید

آکر فرش کو جھاڑو تم۔ برو سقہ را ہمراہ خود بیار۔ جا سقے کو اپنے ساتھ لا۔ بگو آب تنک

پاشد۔ کہہ تو تھوڑا پانی چھڑکے کہ زمین گل نہ شود۔ تاکہ زمین کیچڑ نہ ہو جائے۔ دو پیسہ بہ حجام بدہ۔ دو پیسہ حجام کو

پیسہ ندارم۔ پیسہ نہیں رکھتا میں۔ سائیس را بگو کہ اسپ عربی را زین کند۔ نگہبان کو کہہ عربی گھوڑے کی زین کسے

بگل نیارد۔ بگل نہیں لاتا ہے وہ۔ امروز بر اسپ سوار می شوم۔ آج گھوڑے پر سوار ہوتا ہوں میں۔ بگو سازِ انگریزی بربندد

کہہ تو انگریزی ساز کو بند رکھے۔ اسپہائے ہندی بسیار سرکش می باشند۔ ہندوستان کے گھوڑے بہت سرکش ہوتے ہیں

برمیں اسپ سمند روزے سوار شدم این قدر شوخی کرد کہ از جان بتنگ آمدم ۔ اس سفید گھوڑے پر ایک
پر ایک دن سوار ہوا میں اس قدر شوخی کی کہ جان سے تنگ آگیا میں ۔

زین را درست کن ۔ زین کو ٹھیک کر

بہ بین خانش زین کج بہ نظر می آید ۔ دیکھو تو زین کا چھجا ٹیڑا نظر آرہا ہے اسپ کمیت را چہ کردید ۔ سرخ رنگ کے

گھوڑے کا کیا کیا تو نے   فروختم چالاک نبود ۔ بیچ دیا چالاک نہیں تھا   این سبزہ خیلے خوب ست ۔

یہ سفید بہت اچھا ہے   بسیار تیز ست ۔ بہت تیز ہے   مہمیز را ہم تاب نمی آرد ۔ ایڑی بھی تاب نہیں لاتا

بر قیمتی چہ رسد قیمتی تک کیا پہنچے گا   چہ سبب ست فربہ نمی شود ۔ کیا سبب ہے موٹا نہیں ہوتا   آب و دانہ ہندوستان بہ اسپہائے

گھوڑوں کو موافق نہیں آتا
ولایت موافق نمی آید ۔ ہندوستان کا آب و دانہ ولایتی اسپ چالاک گاہے فربہ نمی شود ۔ چالاک گھوڑا کبھی موٹا نہیں
ہوتا ۔

لباس اور کپڑوں کی باتیں

بقچہ بیار کہ امروز تبدیل لباس میکنم ۔ گٹھڑی لا آج لباس تبدیل کروں گا   کلاہ کجاست ۔ ٹوپی کہاں ہے

قبائے قلمکار ہم بکش ۔ چھینٹ دار قبا بھی لا   خفتان بانات بیار ۔ اونی سوتی کوٹ لا   پیراہن را بہ بیں

کرتے کو دیکھو تو   تکمہ ندارد ۔ گھنڈی نہیں رکھتا   گریبانش تنگ ست ۔ اس کا گریبان تنگ ہے   بند در زیر

جامہ بکش ۔ پاجامے میں کمربند ڈال   آستین این پارہ شدہ ۔ اسکی آستین پھٹ گئی ہے   خیاط را بدہ کہ رفو کند
درزی کو دے تاکہ رفو کرے

بندہائے قبا شکستہ اند ۔ قبا کی گھنڈی ٹوٹ گئی ہے   در خانہ بدہ کہ درست کنند ۔ گھر میں دے تاکہ
ٹھیک کریں ۔

لباس دربار برده که وقت تنگ شده ۔ دربار کا لباس دے اسلئے کہ وقت تنگ ہو گیا ہے آئینہ پیش بگذار کہ عمامہ بر سر

بپیچم ۔ شیشہ کو سامنے رکھو تاکہ عمامہ سر پر پیٹوں میں ۔ بر خفتان خیلی گرد نشسته ۔ کوٹ پر بہت گرد بیٹھی ہے

می تکانم ۔ جھاڑتا ہوں میں ۔ حالا پاک میشود ۔ اب صاف ہو جائیگا ۔ این بتکاندن پاک نمی شود ۔

یہ جھاڑنے سے پاک نہیں ہوتا ۔ برس بگیر ۔ برش لے ۔ دستمال کبر پاسی بده ۔ سوتی رومال دے

آبریشمی را نگهدار ۔ ریشمی کو محفوظ رکھ ۔

کھانے پینے کی باتیں

بسم اللہ ۔ بسم اللہ ۔ جناب آغا ۔ جناب گرامی ۔ چه بروقت رسیدید ۔ کیا وقت پر پہنچے تم ۔ چاشت حاضر ست

ناشتہ بھی حاضر ہے ۔ بیائید ۔ آئیے ۔ نوش جان بفرمائید ۔ تناول فرمائیے ۔ بنده طعام خورده

آمده ام ۔ میں کھانا کھا کر آیا ہوں ۔ اشتہا ندارم ۔ خواہش نہیں رکھتا میں ۔ خیر چیزے اینجا ہم نوش جان فرمائید

خیر تھوڑا اس جگہ بھی تناول فرمائیں ۔ آخر نان اینجا بنان آنجا جنگ نمی کند ۔ آخر اس جگہ کی روٹی اس جگہ

کی روٹی سے لڑائی نہیں رکھتی ۔ بسر شما قسم ست که سیر هستم ۔ تمہارے سر کی قسم سیر ہوں میں ۔ شام دیر تر خورده بودم ۔ شام

زیادہ دیر سے کھایا تھا میں نے ۔ میل ندارم ۔ خواہش نہیں رکھتا میں ۔ خیر ۔ خیر ۔ قدرے بخورید ۔ تھوڑا کھاؤ تم

یک دو لقمہ بیش نخورید ۔ ایک دو لقمہ سے زیادہ نہ کھاؤ ۔ بیائید بیائید ۔ آئیے آئیے

نان خشک می شود۔ روٹی خشک ہو رہی ہے۔ بہم مرانست از غذا انکار خوب نیست۔ صبح صبح (لوگوں کو) مردوں کی نسبت غذا سے انکار کرنا اچھا نہیں ہے۔

نان گرم و آب خنک نعمت الٰہی ست۔ گرم روٹی ٹھنڈا پانی اللہ کی نعمت ہے۔ نظر تلی برد۔ نظر تلی جاتا ہے

یک پیسہ ماست بستان قیماق ہم برائے چائے بگیر۔ ایک پیسے کی دہی لے اور ملائی بھی چائے کے واسطے لا

آب خوردن بدہ۔ پینے کا پانی دے۔ ہشدار کہ نریزد۔ ہوش رکھ تاکہ نہ گرے۔ آب گرم ست۔ پانی گرم ہے

سرد آب تازہ از چاہ بیار۔ تابستان ہند ہمیں یک تراحت دارد۔ جا کنویں سے تازہ پانی لا۔ ہندوستان کی گرمی بھی ایک براتی رکھتی ہے۔

رکابی پلاؤ پیش ترک بگذار۔ پلاؤ کی پلیٹ سامنے رکھ۔ نگاہ کن کاسہ شوربا کج نشود۔ نگاہ کر شوربے کا پیالہ ٹیڑھا نہ ہو جائے۔ روغن بستہ شدہ۔ گھی جم گیا۔ بلے برکت زمستان ست۔ ہاں جاڑے کی برکت ہے

دیگدان گرم ست۔ چولہا گرم ہے۔ زغال روشن کن۔ کوئلہ روشن کر۔ منقل گذاشتہ بیار۔ انگیٹھی میں رکھ کر لا۔

آتشگیر بمن بدہ۔ چمٹا مجھ کو دے۔ بگو قدرے چائے دم کنند۔ کہہ تو تھوڑی چائے گرم کرے

چائے حاضر ست۔ چائے حاضر ہے۔ معاف دارید آغا۔ معاف کرو جناب۔ نمی خورم کہ خشکی می آرد۔ نہیں پیتا میں اسلئے کہ خشکی لاتی ہے۔

خیر از یک فنجان چہ می شود۔ خیر ایک پیالے سے کیا ہوگا۔ قدرے شیر بیندازید کہ خشکیش را می برد۔ تھوڑا دودھ ڈالو تاکہ اس کی خشکی کو لے جائے۔ نبات تہ نشین شدہ۔ چینی نیچے بیٹھی ہوئی ہے

چمچہ بدہ کہ بجنبانم۔ چمچہ دے تاکہ ہلاؤں میں بسیار گرم است۔ بہت گرم ہے۔ چلم پر کن۔ چلم بھر

میل بفرمائید۔ نوش فرمائیے۔ الطاف شما کم نشود۔ تمہاری مہربانی کم نہ ہوگی۔ قلیا پیش

جناب آغا بگذار۔ حقہ جناب کے سامنے رکھ۔ دود کردہ بدہ۔ سلگا کر دے

خرید و فروخت کی باتیں

میوہ فروش حاضر است۔ میوہ بیچنے والا حاضر ہے۔ بیارید کجاست۔ لاؤ کہاں ہے۔ انار یک سیر بچند میدہی

ایک سیر انار کتنے میں دیتا ہے۔ سیرے دہ آنہ۔ ایک سیر دس آنہ میں۔ سیب روپیہ را چند۔ سیب روپیہ کے کتنے۔ بیست و پنج۔

پچیس ۲۵۔ عدد را ببین۔ خود کو دیکھ۔ بابا راست بگو۔ بابا سچ بول۔ آغا ہنوز دست ہم

نکردہ ام۔ جناب ابھی بوہنی بھی نہیں کی ہے۔ از شما زیادہ نمی خواہم۔ تم سے زیادہ نہیں لوں گا۔ انار سیرے

ہشت آنہ و سیب روپیہ را سی دانہ می دہم۔ ایک سیر آٹھ آنہ میں اور سیب روپیہ کے تیس دانے۔ سیب خام است۔ سیب کچا

ہے۔ خیر پختہ است۔ نہیں پکا ہے۔ آغا۔ جناب۔ رنگش بہ بینید، اس کا رنگ دیکھو

بویش کنید۔ اس کی خوشبو سونگھو۔ ازیں بہتر دیگر چہ خواہد بود۔ اس سے بہتر دوسرا کیا ہوگا۔ ہر چہ خام باشد

مالِ من۔ جو کچھ کچا ہوگا میرا مال۔ بلے ملک ہندست بابا۔ ہاں ہندوستان کا ملک ہے بابا۔ ہر چہ خواہی

بگیر تا کابل ببرو۔ جو کچھ چاہتا ہے لے کابل تک جا۔ ببیں کہ ہمچو سیب ہا را آنجا بزو گوسفند ہم نمی خورند۔

دیکھو اس طرح کے سیبوں کو اس جگہ کی بھیڑ بکری بھی نہیں کھاتی انارت شیرین ست یا ترش - تیرا انار کھٹا ہے یا

میٹھا درقتی پیست - ڈبی میں کیا ہے زعفران ست - زعفران ہے یک تولہ بچند آنہ میدہی -

ایک تولہ کتنے آنے میں دیتا ہے ہشت آنہ - آٹھ آنے بسیار گران - بہت مہنگا ہے خیر یک سخن دارم آغا -

خیر ایک بات رکھتا ہوں جناب از پنج آنہ کمتر نمی دہم - پانچ آنے سے کم نہیں دونگا این قدر گران جانی مکن بابا - اس قدر

مہنگا مت کر بابا کم بیگیرد - کھو لے گا خیر مردم بار زردی برند - خیر لوگ زردی سے لے جاتے ہیں

کہنہ شدہ حرف مرا گوش کن در گران فروشی نفع نیست - میری تجربہ کی بات سن مہنگا بیچنے میں نفع نہیں اگر ارزان می فروشی

بسیار می فروشی و بسیار نفع می بری - اگر سستا بیچو گے بہت بیچو گے اور زیادہ نفع لے جاؤ گے خیر - خیر گفتہ شما بجان منظور

ست بگیرید - تمہاری بات دل سے منظور ہے تم پنج تولہ میخواہم - پانچ تولہ چاہتا ہوں وزن کن - وزن کر ترازوئے مثقالی

ندارم - کانٹا نہیں رکھتا ہوں این نافہ ست - یہ مشک کی تھیلی ہے یک نافہ بچہ قیمت میدہی ایک مشک کی تھیلی کتنے میں دیتا ہے

ہفت روپیہ - سات روپیہ پناہ بخدا - خدا کی پناہ یک حرف دارم آغا - ایک بات رکھتا ہوں جناب از پنج روپیہ کم نیست - پانچ روپیہ

سے کم نہیں ہے اکنون من ہم بگویم - اب میں بھی کہوں بفرمائید - فرمائیے اگر چہار روپیہ می گیری بگیر - اگر چار روپیہ

کی لیتا ہے تو لے ورنہ اختیار داری - ورنہ اختیار ہے تجھے بامان خدا - خدا امان میں خیر بگیرید - خیر تو تم

ہر چہ پسند شما باشد بردارید۔ جو کچھ تم کو پسند ہو اٹھا لو   نخود دو دانہ چیدہ بدہ۔ نخود دو دانہ چن کر دے   ہمہ اش

یکساں است۔ اس کا سب برابر ہے   سر موئے فرق نیست۔ بال برابر فرق نہیں ہے   فیروزہ داری۔ فیروزے رکھتا ہے

بلے حالا از نیشاپور رسیدہ۔ ہاں اب نیشاپور سے پہنچا ہے (رہا ہے)   انگشترش از نقرہ ست یا سرب۔ اس کی انگوٹھی چاندی کی

ہے یا رانگ کی   از نقرہ۔ چاندی کی

رات کا وقت

آفتاب بمغرب رفت۔ سورج مغرب میں چلا گیا   اکنوں شام شد۔ اب شام ہو گئی   شفق ہم طرف شد

سرخی بھی غائب ہو گئی   چراغ روشن کن۔ چراغ روشن کر   شمع روشن کن۔ شمع روشن کر   چراغ روشنی کم تر داد

چراغ روشنی بہت کم رکھتا ہے   روغن در چراغ بریز کہ خاموش نہ شود۔ چراغ میں تیل ڈال اس لئے کہ بجھ نہ جائے

گل بگیر۔ پھول لے   سر فتیلہ را پیش کن۔ بتی کو ابھار   ببیں ستارہ ہا چہ طور گرد ماہ صف زدہ

اور گرد صف بنائے ہوئے ہیں

اند۔ دیکھو ستارے کس طرح چاند کے   ماہ ہالہ برآوردہ است۔ چاند کا کنڈل نکلا ہوا ہے

البتہ دلیل باران ست۔ ضرور بارش کی دلیل ہے   اکنوں شب ماہ ست۔ اب چاند رات ہے   مہتاب عجب

لطفی دارد۔ چاند ایک عجب لطف رکھتا ہے   ماہ چہاردہم بدر ست۔ چودھویں کا چاند بدر ہے   خیر ہم روزہ روشنی ست

رات اور اندھیری دنیا

باز ہماں شب تار و جہان تاریک۔ خیر یا دن روشنی ہے پھر وہی اندھیرا   اجازت ست۔ اجازت ہے

حالا رخصت می شوم۔ اب رخصت ہوتا (ہوا ہوں) کجا می روید۔ کہاں جا رہے ہو وقت وقت رفتن نیست۔ وقت جانے

کا وقت نہیں ہے ہمیں جا خواب کنید۔ اس جگہ سو جاؤ (تم) شب بسیار گذشت۔ رات بہت گزر گئی۔ برائے جناب آغا

فرش خواب بینداز۔ جناب آغا کے واسطے بستر بچھا تو شک را بتکان۔ بستر کو جھاڑ تو لحاف را پائیں بگذار۔

لحاف کو پائنتی میں رکھ شما کجا خواب می کنید۔ تم کہاں سو ؤ گے ہمیں جا۔ اسی جگہ از شب چہ خبر ست۔

رات کی کیا خبر ہے (کے تین حصے گزر گئے) البتہ سہ پاسے از شب گذشتہ یک نیم پاس باشد۔ البتہ رات

ایک آدھا حصہ باقی ہوگا۔ امروز مرا زود تر خواب گرفت۔ آج مجھ کو بہت جلدی نیند آگئی

چراغ را کنارہ بگذار۔ چراغ کو کنارہ پر رکھ شمعدان بر طاقچہ بنہ۔ شمعدان الماری میں رکھ

کلید را زیر بالینم بماں۔ چابی کو میرے تکیہ کے نیچے رکھ (دے) دروازہ را پیش کن۔ دروازہ کو بند کر

چوں پارہ از شب گذرد مرا بیدار کن۔ جب رات کا ایک حصہ گزرے مجھ کو بیدار کر کہ چیزے نوشتن دارم

اس لئے کہ کوئی چیز لکھنی ہے (لکھنے کی رکھتا ہوں) چشم گربہ را دیدید۔ بلی کی آنکھ دیکھی تم نے ما ایں را پشک می گوئیم

ہم اس کو پشک کہتے ہیں از قسم براق ست۔ براق کی قسم سے ہے دو تا بچہ ہم دارد۔ دو عدد

بچے رکھتی ہے تماشا کنید۔ تماشا کرو چہ بازی ہا می کند۔ کیا کھیل کرتی ہے

دست بر پشتش کشید۔ اسکی پیٹھ پر ہاتھ پھیرو خوش می شود۔ خوش ہوتی ہے خرخر می کند۔ خرخر

کرتی ہے ہمیں نشان محبتش ہست۔ اسکی محبت کی یہی علامت ہے بگذار که برود۔ چھوڑ دو تاکہ چلی جائے

بہ دہن چہ دارد۔ منہ میں کیا رکھتی ہے موشکی باشد۔ ایک چوہا ہوگا مگذار که بر فرش بیاید۔ مت چھوڑ کبھی فرش

پر آجاتے فرش خراب میشود۔ فرش خراب ہو جائیگا بدروش کنا۔ اس کو بھگا کر گربہ مسکین جانورے ست

بلی ایک مسکین جانور ہے بلے۔ ہاں پیشش شما مسکین ست۔ تمہارے نظر میں مسکین ہے از موش و

گنجشک بپرسید۔ چڑیا اور چوہے سے پوچھو بچہ را دیدم گربہ را آزار داد۔ بچے کو دیکھا میں نے بلی کو تکلیف دی

دمش محکم گرفت۔ اسکی دم کو مضبوط پکڑی گربہ پنجہ زد کہ خون از دیدہ طفل چکید۔ بلی نے ایسا پنجہ مارا کہ بچے

کی آنکھ سے خون ٹپکا۔ ناخن گربہ قہر خداست۔ بلی کا ناخن خدا کا قہر ہے کم از خنجر خونریز نیست۔ خون بہانے والے

خنجر سے کم نہیں۔ کارے که از گربہ می آید از شیر نمی آید۔ جو ایک کام بلی سے آتا ہے شیر سے نہیں آتا

سگ را نگاہ کنید۔ کتے کو دیکھا تم نے چہ محبت میکند۔ کیسی محبت کرتا ہے ببینید۔ دیکھو کہ چہ طور دمش می

جنباند۔ کس طرح اپنی دم ہلاتا ہے نشان محبتش ہمیں ست۔ یہی اس کی محبت کی علامت ہے خویش و بیگانہ

را خوب می شناسد۔ اپنے اور بیگانوں کو خوب پہچانتا ہے دوست و دشمن را خوب می داند۔ دوست اور دشمن کو

خوب جانتا ہے۔

یک وصفش قناعت ست۔ اسکی ایک صفت قناعت ہے کہ برابر علاوہ صف ست۔ جو شو صفتوں برابر ہے۔

یک استخوانش بس ست۔ اس کو ایک ہڈی کافی ہے جدا ابش می کنم دو دیدہ می آید۔ اس کو

آواز دیتا ہوں دوڑ کر آتا ہے بشما آشنا شدہ۔ تم سے آشنا ہو گیا دست بر ہنش ملینید کہ می گزد۔ اسکے سامنے ہاتھ مت کر

اسلئے کہ کاٹتا ہے دمش مگیرید کہ خوشش نمی آید۔ اسکی پونچھ مت پکڑو اسلئے کہ اسکو اچھا نہیں لگتا مگذار کہ درون بیاید

مت چھوڑ کبھی اندر آجائے روزے بصحرا بردم و سر گرفتش سر دادم چہ گریم۔ ایک دن جنگل میں لے گیا

اسکو بھیڑ کے پیچھے چھوڑ دیا میں کیا بتاؤں ہمیں شمان نقل گربہ و موش بود۔ یہی بلی اور چوہے کی نقل تھی

شادی ارا دیدی۔ بندر کو دیکھا تو بوزنہ فارسی کا جی ست۔ بوزنہ فارسی کا جی ہے ببیں بر دیوار

کاٹتا ہے
نشستہ۔ دیکھو دیوار پر بیٹھا ہے دست پیشش مکن کہ می زند۔ اسکے سامنے ہاتھ مت کر اسلئے کہ بدجانور

نیست۔ برا جانور ہے مرا حرکاتش خیلی خوش می آید مجھکو اسکی حرکت بہت اچھی لگتی ہے

چہ قدر بآدم می ماند۔ کس طرح آدمی کی مشابہت رکھتا ہے چہ جور تہا می سازد کہ خندہ می آید

کیسی صورتیں بناتا ہے کہ ہنسی آتی ہے ابر سیاہے از جانب شمال برخاستہ شمال کی

جانب سے کالا بادل اٹھا ہے البتہ خواہد بارید ضرور برسے گا برق ہم می تابد بجلی بھی
چمک رہی ہے۔

دوبیرہ بیائید ۔ دوڑ کر آؤ ۔ قدم بردارید ۔ قدم اٹھاؤ ۔ پیش از باریدن بخانہ

اب تو پہنچے

برسیم ۔ برسنے سے پہلے گھر میں پہنچے ۔ اینک دررسید ۔ تھوڑی دیر میں پہنچے ۔ حالا زور آورد

زور لایا

اب جلدی آؤ ۔ بیائید ۔ آؤ ہم ۔ بدکانے پناہ گیریم تا تر نشویم ۔ دکان میں پناہ لیں

زور سے

تاکہ نہ بھیگیں ہم ۔ آب زور می بارد ۔ پانی برس رہا ہے ۔ اکنون استاد ۔ اب ٹھہرا ۔ حالا کم شد

اب کم ہو گیا ۔ ہنوز نارہ جاری ہست ۔ ابھی پرنالہ جاری ہے ۔ زمین ہمہ گل شد ۔ تمام

زمین گیلی ہو گئی ۔ سوئے مشرق نگاہ کنید ۔ مشرق کی طرف نگاہ کرو ۔ قوس قزح برآمدہ

دھنک نکل آیا ۔ چہ پرخوش رنگہا دارد ۔ واہ واہ اچھے رنگ دکھاتا ہے ۔ این روشنی و صدائے مہیب

چہ بود ۔ یہ روشنی اور خوفناک آواز کیا تھی

این برق است و رعد ۔ یہ بجلی ہے اور گرج

صاعقہ است کہ بر مردم می افتد و ہلاک می کند ۔ ایسی کڑک ہے لوگوں کے سروں پر گرتی ہے

اور ہلاک کر دیتی ہے

پناہ بخدا ۔ خدا کی پناہ ۔ الہی از آسیبش نگہدار ۔ اے اللہ اس تکلیف سے حفاظت

فرما ۔

ہے

باران رحمت الہی ست ۔ بارش اللہ کی رحمت ۔ اکنون گیاہ می روید ۔ اب گھاس اگ گی

ہو جائیگی

روئے زمین ہمہ سبز می شود ۔ تمام روئے زمین ہری ۔ گلبن گل می کند ۔ شاخ پھول کرتی ہے

درخت ثمر می بارد۔ درخت پھل دیتا ہے غلّہ پیدا می شود۔ غلہ پیدا ہو جائیگا۔

حکایتِ اوّل — پہلی حکایت

ایک دن ایک بادشاہ شہزادے کے ساتھ شکار کے لئے گیا۔ جب ہوا گرم ہوئی بادشاہ اور شہزادے نے اپنے چوغے کو مسخرے کے کندھے پر رکھ دیا۔ بادشاہ مسکرایا اور کہا اے مسخرے تیرے اوپر ایک گدھے کا بوجھ ہے اس نے کہا دو گدھوں کا۔

حکایتِ دوم — دوسری حکایت

ایک شیر اور ایک مرد نے ایک طرف میں اپنی تصویر دیکھی۔ مرد نے شیر کو کہا دیکھ رہا ہے انسان کی بہادری کہ شیر کو تابع کر لیا ہے۔ شیر نے کہا۔ اس کا مصوّر انسان ہے اگر شیر مصوّر ہوتا [redacted] یہ اس طرح نہ ہوتا۔

حکایتِ سوم — تیسری حکایت

ایک شخص نے بڑا رتبہ پایا۔ ایک دوست مبارک باد دینے کے واسطے اس کے پاس گیا اس شخص نے پوچھا کون ہے تو۔ اور کیوں آیا ہے۔ اس کا دوست شرمندہ ہوا اور کہا مجھ کو نہیں پہچانتا تو میں تیرا پرانا دوست ہوں تہنیت کے واسطے تیرے پاس آیا ہوں میں نے سنا ہے کہ تو اندھا ہو گیا

حکایتِ چہارم — چوتھی حکایت

ایک حکیم جب کبھی قبرستان میں جاتا اپنے سر اور چہرے پر چادر لپیٹ لیتا لوگوں نے پوچھا کہ اس کا کیا سبب ہے۔ اس نے کہا میں اس قبرستان کے مردوں سے شرم کرتا ہوں اسلئے کہ یہ سب میری دوا سے مرے ہیں

حکایت پنجم — پانچویں حکایت

کوئی چیز مت مانگ

ایک فقیر ایک بخیل کے پاس گیا اور کچھ مانگا۔ بخیل نے کہا۔ اگر تو میری ایک بات قبول کرے، جو کچھ چاہے گا دونگا۔ فقیر نے پوچھا وہ بات کیا ہے۔ اس نے کہا کبھی کوئی چیز مجھ سے مت مانگنا، دوسرا جو کچھ کہے گا کرونگا۔

حکایت ششم — چھٹی حکایت

ایک شخص نے افلاطون سے پوچھا کہ تو بہت سال جہاز میں رہا اور دریا کا سفر کیا اور دریا میں کیا عجائب دیکھے تو نے۔ اس نے کہا کہ عجیب یہی تھا کہ دریا سے کنارہ کی سلامت پہنچا ہوں

حکایت ہفتم — ساتویں حکایت

ایک شاعر نے ایک مالدار کی تعریف کی۔ کچھ نہیں پایا پھر برائی کی۔ مالدار نے اسکو کچھ نہیں کہا دوسرے دن شاعر اس کے دروازہ پر گیا اور بیٹھا مالدار نے کہا اے شاعر تو نے تعریف کی تجھ کو کچھ نہیں دیا میں نے برائی کی کچھ نہیں کہا میں اب کیوں بیٹھا ہے اس نے کہا اب میں چاہتا ہوں کہ اگر تو مر جائے تو تیرا مرثیہ بھی پڑھوں میں۔

حکایت ہشتم — آٹھویں حکایت

ایک شخص نے فقیر کی پگڑی لی اور بھاگ گیا فقیر قبرستان میں گیا اور بیٹھا لوگوں نے اس کو کہا کہ وہ شخص تیری پگڑی ایک باغ کی طرف لے گیا قبرستان کے دروازہ پر کیوں بیٹھا ہے اور کیا کر رہا ہے۔ اس نے کہا کہ وہ بھی آخر اس جگہ آئے گا اسی سبب سے اس جگہ بیٹھا ہوا ہوں میں۔

حکایت نہم — نوی حکایت

ایک شخص نے شیطان سے خواب میں ملاقات کی۔ ایک طمانچہ اس کے چہرہ پر مارا اور اس کی ڈاڑھی کو پکڑا اور کہا اے ملعون تو ہمارا دشمن ہے۔ اور ہم لوگوں کو دھوکہ دینے کے واسطے بھی ڈاڑھی رکھتا ہے جب دوسرا طمانچہ اس کے چہرہ پر مارا بیدار ہو گیا اور

اپنی ڈاڑھی کو اپنے ہاتھ میں دیکھ کر شرمندہ ہوا اور اپنے پر ہنسا۔

حکایت دہم — دسویں حکایت

ایک شخص نے ایک بخیل سے دوستی رکھی ایک دن بخیل کو کہا کہ اب میں سفر میں جا رہا ہوں اپنی انگوٹھی مجھ کو دے اس کو اپنے پاس رکھوں گا جب کبھی اسکو دیکھوں گا تجھ کو یاد کروں گا جواب دیا کہ اگر تو مجھکو یاد رکھنا چاہتا ہے جب کبھی اپنی انگلی خالی دیکھے مجھکو یاد کر کہ فلاں سے انگوٹھی مانگی تھی اسنے نہیں دی۔

حکایت یازدہم — گیارویں حکایت

ایک دن ایک شاعر نے غلطی کر دی۔ بادشاہ نے جلاد کو حکم دیا کہ اسکو میرے چہرہ کے سامنے مار ڈال شاعر کے بدن پر کپکپی طاری ہو گئی ایک ہمنشین نے اسکو کہا یہ کیا نامردی اور بیہجگری ہے۔ مرد کبھی اس طرح نہیں ڈرتے شاعر نے کہا اے ہمنشین اگر تو مرد ہے تو آ میری جگہ بیٹھ تا کہ میں اٹھوں بادشاہ نے یہ لطیفہ پسند کیا اور ہنسا اور اسکی غلطی معاف کر دی۔

حکایت دوازدہم — بارھویں حکایت

ایک بادشاہ نے خواب میں دیکھا کہ اسکے تمام دانت گر گئے ایک منجم سے اس خواب کی تعبیر پوچھی اسنے کہا کہ بادشاہ کے سبھی اولاد اور رشتہ دار بادشاہ کے سامنے مر جائیں گے۔ بادشاہ غصہ میں ہو گیا اور منجم کو قید کر دیا اور دوسرے منجم کو بلایا اور اس خواب کی تعبیر پوچھی عرض کیا کہ سبھی اولاد اور رشتہ دار سے بادشاہ ـــ زیادہ جئے گا بادشاہ نے یہ لطیفہ پسند کیا اور انعام دیا۔

حکایت سیزدہم — تیرھویں حکایت

ایک شخص ایک لکھنے والے کے پاس گیا اور کہا ایک خط لکھ۔ اسنے کہا میرا پاؤں درد کرتا ہے اس شخص نے کہا کہ تجھکو کسی جگہ نہیں بھیجنا چاہتا میں کہ ایسا عذر کر رہا ہے۔ جواب دیا کہ

یہ بات بڑی سچ ہے۔ لیکن جب کبھی کسی شخص کے واسطے خط لکھتا ہوں میں تو اس کے پڑھنے کے واسطے میں ہی بلایا جاتا ہوں۔ اسلئے دوسرا کوئی میری تحریر کو پڑھنے کی طاقت نہیں رکھتا۔

پچودھویں حکایت

حکایت چہاردہم

ایک فقیر نے بڑی غلطی کی جبشی کوتوال کے پاس لے گئے کوتوال نے حکم دیا کہ اس فقیر کا تمام چہرہ کالا کر کے تمام شہر میں گھماؤ۔ فقیر نے کہا اے کوتوال میرا آدھا چہرہ سیاہ کر دو تو شہر کے سبھی لوگ جانے گے کہ میں جبشی کوتوال ہوں کوتوال اس کی بات پر ہنسا اور اس کی غلطی معاف کر دی ⊙ یعنی فقیر کی غلطی معاف کر دی۔

پندرھویں حکایت

حکایت پانزدہم

ایک غریب شاعر ایک مالدار کے پاس گیا اور اس طرح اسکے نزدیک بیٹھا کہ شاعر اور مالدار کے درمیان ایک بالشت سے زیادہ فرق نہ تھا مالدار اس سبب سے غصہ ہو گیا اور چہرہ ترش کر لیا اور پوچھا کہ تیرے اور گدھے کے درمیان کتنا فرق ہے اس نے کہا ایک بالشت کے برابر۔ مالدار اس جواب سے بہت شرمندہ ہوا۔ اور عذر کر گیا۔

سولوی حکایت

حکایت شانزدہم

لوگوں کا بیان ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام نے جب جنت میں گیہوں کھا لیا تھا تو جو لباس وہ پہنے ہوئے تھے ان کے بدن سے اتر گیا اور وہ اس بات سے گھبرا رہے تھے اور ہر درخت کے پیچھے چھپتے دیکھتے وحی آئی کہ اے آدم ہم سے بھاگ رہے ہو انہوں نے کہا نہیں خدا تجھ سے کس طرح بھاگوں میں اور کہاں بھاگا جا سکتا ہوں لیکن اپنی غلطی سے شرم رکھتا ہوں۔

حکایت ہفدہم — سترویں حکایت

ایک دیہاتی نے ایک اونٹ گم کر دیا تھا قسم کھائی کہ جب پاؤں گا میں ایک درہم میں بیچوں گا میں جب اونٹ پایا اپنی قسم سے شرمندہ ہوا۔ ایک بلّا اونٹ کی گردن میں لٹکائی اور آواز لگائی کہ اونٹ کو ایک درہم میں بیچ رہا ہوں اور بلّی کو تین سو درہم میں لیکن ایک دوسرے سے جدا نہ بیچ رہا ہوں میں۔ ایک شخص اس جگہ میں وارد ہوا اور کہا کیا ہی سستا ہوتا اگر اس اونٹ کے گلے میں یہ ہار نہ ہوتا ۔

حکایت ہیجدہم — اٹھارویں حکایت

ایک نابینا اندھیری رات میں چراغ ہاتھ میں اور صراحی کندھے پر رکھ کر بازار میں جا رہا تھا ایک شخص نے اس سے پوچھا کہ اے بیوقوف تیری نظر میں رات اور دن برابر ہے۔ چراغ سے تجھ کو کیا فائدہ ہے نابینا ہنسا اور کہا یہ چراغ میرے واسطے نہیں بلکہ تیرے واسطے ہے تاکہ اندھیری رات میں میری صراحی نہ توڑے تو ۔

حکایت نوزدہم — انیسویں حکایت

ایک بادشاہ نے ایک منجّم سے پوچھا کہ میری عمر کے کتنے سال باقی ہیں اس نے کہا دس سال بادشاہ بہت فکرمند ہوا اور بیمار کی طرح بستر پر پڑ گیا وزیر عقلمند تھا منجّم کو بادشاہ کے سامنے بلایا اور پوچھا کہ تیری عمر کے کتنے سال باقی ہیں اس نے کہا بیس سال وزیر نے اسی وقت منجّم کو بادشاہ کے سامنے قتل تک پہنچا دیا تلوار سے بادشاہ خوش ہوا اور وزیر کی حکمت کو پسند کیا اور پھر منجم کی کوئی بات نہیں سنی ۔

حکایت بستم — بیسویں حکایت

ایک نقّاش ایک شہر میں گیا اور اس جگہ پر ڈاکٹری کا پیشہ شروع کر دیا چند دن بعد ایک شخص اس کے وطن سے اس شہر میں آیا اور اس کو دیکھا اور پوچھا کہ اب کیا کرتا ہے اس نے کہا ڈاکٹری پوچھا کیوں اس نے کہا کہ اگر اس پیشہ میں جو غلطی مجھ سے ہوتی ہے اسے مٹی چھپا لیتی ہے ۔
اس واسطے

حکایت بست و یکم اکیسویں حکایت

ایک دن ایک شخص اپنے سے کہہ رہا تھا جو کچھ زمین اور آسمان میں ہے سب میرے واسطے ہے خدا نے مجھکو بہت بڑا پیدا کیا اس درمیان میں ایک مچھر اس کی ناک پر بیٹھا اور کہا تجھکو اس طرح غرور مناسب نہیں کہ جو کچھ زمین اور آسمان میں ہے خدا نے سب تیرے واسطے پیدا کیا لیکن مجھکو میرے واسطے تو نہیں جانتا کہ میں تجھ سے زیادہ بڑا ہوں ۔

حکایت بست و دوم بائیسویں حکایت

کام کے

ایک

ایک بادشاہ نے دانشمند کو بلایا کہا میں چاہتا ہوں کہ تجھکو اس شہر کا قاضی بناؤں عقلمند نے کہا کہ اس لائق نہیں ہوں میں بادشاہ نے پوچھا کیوں جواب دیا کہ جو کچھ کہا میں نے اگر سچ کہا میں نے تو مجھ کو معذور رکھئے اگر جھوٹ کہا میں نے تو جھوٹے کو قاضی بنانا مصلحت نہیں ہے بادشاہ نے دانشمند کا عذر پسند کیا اور اسکو معذور رکھا ۔

حکایت بست و سوم تیئسویں حکایت

ایک کبڑے کو لوگوں نے کہا کہ تو چاہتا ہے کہ تیری کمر سیدھی ہو جائے یا دوسرے لوگوں کی کمر تیری طرح کبڑی ہو جائے اس نے کہا میں چاہتا ہوں کہ دوسرے لوگوں کی کمر کبڑی ہو جائے تاکہ جس نظر سے وہ مجھکو دیکھتے ہیں میں بھی ان کو دیکھوں ۔

حکایت بست و چہارم چوبیسویں حکایت

ایک عقلمند بادشاہ کا ہمنشین تھا اور اپنے داڑھی کے بال اکھاڑتا تھا ایک دن بادشاہ نے اس کو کہا کہ اگر دوسری بار داڑھی کے بال اکھاڑے گا تجھ پر سزا کروں گا چند روز بعد عقلمند نے ایک کام کیا کہ بادشاہ اس پر مہربان ہو گیا اسکو کہا جو کچھ چاہتا ہے تجھکو بخشوں میں دانشمند نے کہا میری داڑھی مجھکو بخشدے دوسرا کچھ نہیں چاہتا میں بادشاہ ہنسا اور کہا اگر تیری خوشی اس میں ہے بخش دیا میں نے ۔

حکایت بست و پنجم پچیسویں حکایت

ایک چور ایک شخص کے مکان میں گھوڑا چرانے کے واسطے گیا اچانک گرفتار ہو گیا گھوڑے والے نے چور کو کہا اگر گھوڑا چرانے کی حکمت مجھکو بتائے تجھکو آزاد کروں میں چور نے قبول کر لیا ۔

گھوڑے کے پاس گیا اور اس کے پاؤں کی رسی کھولی اس کے بعد لگام کسا پھر گھوڑے پر سوار ہوا اور تیز ہانکا اور کہا دیکھو اس طرح چوری کرتے ہیں لوگ کہ ہر چند اس کا بھید کیا نہیں پایا ۔

حکایت بست و ششم چھبیسویں حکایت

ایک شخص بہت غریب تھا وہ ایک گھوڑا رکھتا تھا اسکو اصطبل میں باندھا لیکن جس طرف گھوڑے کا سر ہوتا ہے اس نے اسکی دم کردی اور آواز دی اے لوگوں ایک عجیب تماشا دیکھو کہ گھوڑے کی سر کی جگہ دم ہے شہر کے سبھی لوگ جمع ہو گئے ہر ایک شخص کہ اصطبل میں تماشے کے واسطے جانا چاہتا ہے اس سے کچھ نقدی لیتا اور اس کو راستہ دیتا جو شخص اس اس اصطبل میں جاتا پھر شرمندہ اس جگہ سے آتا اور کچھ نہیں کہتا ۔

حکایت بست و ہفتم ستائیسوی حکایت

امیر تیمور لنگ جب ہندوستان پہنچا گانے والوں کو بلایا اور کہا بزرگوں سے سنا ہے میں نے کہ اس شہر میں کامل گانے والے ہیں ایک گانے والا نابینا بادشاہ کے سامنے حاضر ہوا اور گانا شروع کیا بادشاہ بہت خوش ہوا اور اسکا نام پوچھا اس نے کہا میرا نام دولت ہے اس نے کہا دولت بھی اندھی ہوتی ہے جواب دیا اگر دولت اندھی نہ ہوتی لنگ کے گھر میں نہیں آتا بادشاہ نے یہ جواب سنا اور بہت پسند کیا انعام

حکایت بست و ہشتم اٹھائیسوی حکایت

ایک شخص حکیم کے پاس گیا اور کہا کہ میرا پیٹ درد کرتا ہے علاج کر ڈاکٹر نے پوچھا آج کیا کھایا تھا اس نے کہا جلی ہوئی روٹی حکیم نے اس کی آنکھ میں دوا ڈالنی چاہی اس شخص نے کہا اے حکیم پیٹ کے درد کو آنکھ سے کیا نسبت حکیم نے کہا پہلے تجھکو آنکھ کا علاج کرانا چاہیے اگر تیری آنکھ ٹھیک ہوتی تو تو جلی ہوئی روٹی نہیں کھاتا ۔

حکایت بست و نہم انتیسوی حکایت

ایک شخص کی ایک بیماری کی تھیلی گھر میں گم ہو گئی اس نے قاضی کو خبر دی قاضی نے گھر کے تمام لوگوں کو بلایا اور ہر شخص کو ایک ایک لکڑی دی کہ جو لمبائی میں سب برابر تھی اور کہا جو شخص چور ہے اسکی لکڑی ایک انگلی کے بقدر لمبی ہو جائے گی جب سب کو رخصت کر دیا ایک شخص جو چور تھا وہ ڈرا اور

لکڑی کی ایک انگلی کے بقدر چھیل دو دوسرے دن جب قاضی نے سب کو بلایا اور جب دیکھا معلوم کیا کہ یہ چور ہے اس نے

دینار کی چھیل لی اور اسکو سزا دی ؞

تیسویں حکایت

حکایت سی ام

ایک شخص نے ایک شخص کے ساتھ شرط لگائی کہ اگر بازی نہ جیتوں میں تو میرے جسم سے ایک سیر گوشت چھیل لینا جب بازی نہیں جیتا مدعی نے شرط پوری کرنی چاہی اسنے قبول نہ کی دونوں شخص قاضی کے پاس گئے قاضی نے مدعی کو کہا معاف کر دے قبول نہ کیا قاضی غصہ ہوا فرمایا کہ چھیل لے لیکن اگر ایک سیر سے کم یا زیادہ چھیلے گا تو تجھ کو سزا دونگا مدعی کر نہ سکا ناچار ہو کر معاف کر دیا ؞

اکتیسویں حکایت ۳۱

حکایت سی و یکم

ایک شخص نے ایک طوطی پالی اور اسکو فارسی کی زبان سکھائی طوطی ہر بات کے جواب میں کہتی تھی اس میں کیا شک ہے ایک دن وہ شخص طوطی کو بیچنے کے واسطے بازار میں لے گیا اور اسکی قیمت سو روپے ظاہر کی ایک مغل نے طوطی سے پوچھا کہ کیا تو سو روپیہ کے لائق ہے اس نے کہا اس میں کیا شک ہے مغل خوش ہوا اور طوطی کو خرید کر اپنے گھر لے گیا جو بات وہ طوطی سے کہتا تھا اس نے جواب میں اس میں کیا شک ہے پاتا تھا اپنے دل میں شرمندہ اور پشیمان ہوا اور کہا میں نے بیوقوفی کی کہ اس طوطی کو خریدا یکلم اس نے کہا اس میں کیا شک ہے مغل کو ہنسی آئی اور طوطی کو آزاد کر دیا ؞

بتیسویں حکایت

حکایت سی و دوم

ایک عقلمند ایک مسجد میں بیٹھتا تھا لوگوں میں وعظ کرتا تھا ایک شخص اس مجلس میں روتا تھا ایک دن عقلمند نے کہا کہ میری بات اس شخص کے دل میں بہت اثر کرتی ہے اس سبب سے روتا ہے دوسرے لوگوں نے اس شخص کو کہا کہ عقلمند کی بات ہمارے دل پر کچھ اثر نہیں کرتی تو کس طرح دل رکھتا ہے کہ روتا ہے اس نے کہا کہ عقلمند کی بات بات پر نہیں رو رہا ہوں بلکہ ایک بکرا پالا تھا میں اسکو بہت محبوب رکھتا تھا جب وہ بوڑھا ہو گیا مر گیا جب کبھی عقلمند بات کہتا ہے اور اس کی ڈاڑھی ہلاتی ہے تو مجھے اپنا بکرا یاد آتا ہے اسلئے کہ وہ بھی اس طرح لمبی داڑھی رکھتا تھا ؞

تینتیسوی حکایت

حکایت سی و سوم

ایک دن سکندر نے حاضرین مجلس میں کہا کہ کبھی کسی شخص کو محروم نہیں کیا میں کسی شخص نے مجھ سے
جو کچھ چاہا بخش دیا ہوں اسے ایک شخص نے اس وقت عرض کیا کہ اے بادشاہ مجھ کو ایک درہم
درکار ہے بخش دے سکندر نے کہا کہ کوئی حقیر چیز مانگنا بادشاہوں سے مانگنا بے ادبی ہے
اس شخص نے کہا کہ اگر بادشاہ کو ایک درہم دینے میں شرم آتی تو مجھ کو ایک ملک دیدے سکندر نے
کہا پہلا سوال کیا تو نے میرے مرتبہ سے کم تھا اور دوسرا سوال کیا تو نے اپنے مرتبہ سے زیادہ کیا
دونوں سوال بیکار گئے وہ شخص لاجواب ہوا اور شرمندہ ہوا ؛

چونتیسوی حکایت

حکایت سی و چہارم

ایک شخص نے اپنے نوکر کو کہا کہ اگر صبح صبح دو کوے ایک جگہ میں بیٹھے دیکھے تو مجھکو خبر کرنا کہ ان کو دیکھو میں
نیک فال پاتا ہوں میں تمام دن بہرا خوشی سے گذرے گا القصہ اس نوکر نے دو کوے کو ایک جگہ دیکھے اور اپنے مالک
کو خبر کی اس کا مالک جب باہر آیا ایک کوے کو دیکھا دوسرا کوا اڑ گیا تھا نوکر پر بہت غصہ ہوا اور اس کو کوڑے
مارنے لگا اسی وقت ایک دوست نے اسکے واسطے کھانا بھیجا نوکر نے عرض کیا اے بادشاہ تو نے ایک کوا دیکھا
کھانا پایا اگر دو کوے دیکھتا تو وہ پاتا جو میں نے پایا ؛

پینتیسوی حکایت

حکایت سی و پنجم

ایک شاعر ایک مالدار کے پاس گیا اور اس کی بڑی تعریف کی مالدار خوش ہوگیا اور کہا کہ
میرے پاس نقد نہیں لیکن غلہ بہت ہے اگر کل آئے تو دونگا میں شاعر اپنے گھر گیا اور صبح کے وقت
مالدار کے پاس پھر آیا مالدار نے پوچھا کیوں آیا ہے اس نے کہا کہ گذشتہ کل غلہ دینے کا وعدہ کیا تھا
تو اسی سبب سے پھر آیا ہوں مالدار نے کہا عجیب احمق ہے تو تو نے مجھکو بات سے خوش کیا
اور میں نے تجھکو خوش کیا اب کیوں غلہ دوں میں شاعر شرمندہ ہوا اور واپس آیا ؛

چھتیسوی حکایت

حکایت سی و ششم

ایک رات ایک (ایک کتاب میں) قاضی نے دیکھا کہ چھوٹا سر اور لمبی داڑھی رکھنے والا بیوقوف ہوتا ہے قاضی کا چھوٹا سر
اور لمبی داڑھی رکھتا تھا اپنے آپ سے کہا کہ سر کو بڑا کرنے کی طاقت تو نہیں رکھتا لیکن داڑھی کو چھوٹا بناؤنگا

قینچی تلاش کی نہیں پائی ناچار آدھی داڑھی کو ہاتھ میں پکڑ کر چراغ کے پاس گیا جب بال کو آگ نے پکڑا ایک شعلہ اس کے ہاتھ میں پہنچا داڑھی کو چھوڑ دیا اسکی تمام داڑھی جل گئی قاضی بہت شرمندہ ہوا اس سبب سے جو کچھ کتاب میں تھا ثابت ہو گیا۔ ؏

سینتسویں حکایت — حکایت سی و ہفتم

دو مصور نے آپس میں کہا کہ ہم دونوں شخص تصویر کھینچے اور دیکھتے ہیں کون اچھی کھینچتا ہے ایک مصور نے انگور کا گچھہ نقش کیا اور اسکو دروازے پر لٹکا دیا پرندے آئے اور اس پر چونچ مارنے لگے لوگوں نے اس تصویر کو بہت پسند کیا اور دوسرے مصور کے گھر گئے اور پوچھا تو نے کیا تصویر کھینچی اس نے کہا اس پردے کے پیچھے پہلے مصور نے پردہ اٹھانا چاہا جب ہاتھ پردے پر رکھا معلوم ہوا پردہ نہیں بلکہ دیوار ہے کہ اس پر تصویر کھینچی ہے دوسرے مصور نے کہا کہ اس نے تصویر کھینچی کہ پرندے دھوکا کھا گئے اور میں نے ایسی تصویر کھینچی کہ مصور دھوکا کھا گئے ؏

اڑتیسویں حکایت — حکایت سی و ہشتم

ایک دن ایک ظالم بادشاہ تنہا شہر سے باہر گیا اور ایک شخص کو درخت کے نیچے بیٹھا دیکھا پوچھا کہ اس ملک کا بادشاہ کس طرح ہے ظالم یا عادل اس نے کہا بہت ظالم ہے بادشاہ نے کہا مجھکو پہچانتا ہے اس نے کہا نہیں اس نے کہا یعنی بادشاہ نے کہا میں اس ملک کا بادشاہ ہوں وہ مرد ڈرا اور پوچھا مجھکو جانتا ہے بادشاہ نے کہا نہیں اس نے کہا کہ میں فلاں سوداگر کا لڑکا ہوں ہر مہینے تین دن پاگل ہوتا ہوں آج ان تین میں سے ایک دن ہے بادشاہ ہنسا اور اسکو کچھ نہیں کہا۔ ؏

انتالیسویں حکایت — حکایت سی و نہم

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے دعا کی کہ اللہ کیا اچھا ہوتا اگر چار چیزیں ہوتی اور چار چیزیں نہ ہوتی زندگی ہوتی اور موت نہ ہوتی جنت ہوتی اور دوزخ نہ ہوتی مالداری ہوتی اور فقیری نہ ہوتی تندرستی ہوتی اور بیماری نہ ہوتی آواز آئی کہ اے موسیٰؑ اگر زندگی ہوتی موت نہ ہوتی تو ہماری ملاقات سے کون مشتاق ہوتا اگر جنت ہوتی اور دوزخ نہ ہوتی تو ہمارے عذاب سے کون ڈرتا اگر مالداری ہوتی اور فقیری نہ ہوتی تو ہماری نعمت کا شکر کون کرتا اور اگر تندرستی ہوتی اور بیماری نہ ہوتی تو ہمیں کون یاد کرتا۔ ؏

حکایت چہلم — چالیسویں حکایت

ایک دیہاتی ایک گدھا رکھتا تھا بے خرچی کے سبب گدھے کو چرنے کے واسطے ایک باغ میں چھوڑ دیتا تھا باغ کے لوگ گدھے کو مارتے اور کھیتی سے باہر کرتے ایک دن دیہاتی نے شیر کی کھال کو گدھے کے اوپر باندھا رات کے وقت چرنے کے واسطے بھیج دیتا پھر وہ گدھا ہر رات شیر کی کھال کے ساتھ باغ میں جاتا جو شخص رات میں اسکو دیکھتا یقین جانتا کہ یہ شیر ہے ایک رات باغبان نے اسکو دیکھا اور خوف سے وہ ایک درخت کے اوپر چڑھ گیا اسی درمیان میں دوسرا گدھا جو اسکے نزدیک تھا آواز کی اور دیہاتی کا گدھا بھی آواز کے ساتھ آیا اور گدھوں کی طرح آواز لگانی شروع کی باغبان نے اسکو پہچان لیا اور جان لیا کہ یہ گدھا ہے درخت سے نیچے آیا اور گدھے کو بہت لات مار کر باہر کر دیا

حکایت چہلم و یکم — اکتالیسویں حکایت

کہتے ہیں کہ حضرت یوسف علیہ السلام قحط کے سالوں میں مصر کا بادشاہ تھے ہر روز صرف ایک دفعہ کھانا کھاتے تھے لوگوں نے اس حال کا جواب نہیں دیا اس کے بعد بہت اصرار کیا کہا ایک مرض پوشیدہ رکھا ہوا ہے میں حکیم نے کہا تم مرض کی وضاحت فرماؤ تاکہ علاج میں مشغول ہو جائیں ہم کہا تھا قحط کے سال ہوتے ہیں کہ انسان کی بھوک زیادہ ہوتی ہیں اور مصر کی رعایا کا لگام میرے قدرت کے ہاتھ میں دیا ہیں اور اس صورت میں میرے دل میں ایک آرزو ہے اسکو بھوک کی وجہ سے سیر کروں میں اور نہیں کیا میں نے لوگوں نے کہا یہ سب مشقت کیوں اٹھاتے ہو حضرت یوسف نے کہا بھوکوں اور محتاجوں کی موافقت کرتا ہوں اور ڈرتا ہوں کہ ایک شخص ایک رات میں مصر کی ولایت میں بھوکا ہوگا اور اس رات میں میں سیر ہونگا میری قیامت گرفتاری ہوگی

حکایت چہلم و دوم — بیالیسویں حکایت

کہتے ہیں کہ ایک آقا خدا سے ڈرنے والا غلام رکھتا تھا اچانک آقا بیمار ہو گیا اس نے خدا سے عہد کیا کہ اگر اس بیماری سے شفا پاؤں میں تو اس غلام کو آزاد کر دونگا۔ اللہ تعالیٰ اسکو شفا دی آقا کا دل غلام میں بندھا ہوا تھا اسکو آزاد نہ کیا اور دوبارہ بیمار ہو گیا غلام کو کہا کہ جا حکیم کو لا تاکہ میرا علاج کرے غلام باہر گیا اور داخل ہوا آقا نے کہا حکیم کہاں ہے اس نے کہا کہ حکیم کہہ رہا ہے کہ وہ میری مخالفت کرتا ہے اور جو وہ کہتا ہے پورا نہیں کرتا اس کا علاج نہیں کرتا میں آقا خبردار ہوا کہا اے غلام حکیم کو کہہ مخالفت باز آ گیا میں اور عہد توڑنے سے توبہ کی میں نے پھر غلام نے کہا اے آقا حکیم کہتا ہے کہ اگر تو یہ صفت سامنے لائے تو ہم بھی شفا کا شربت سستا رکھتے آقا نے غلام کو آزاد کیا اور فوراً شفا پائی ۔

تینتالیسویں حکایت

حکایت چہلم و سوم

ایک سپاہی حاکم کے پاس اپنا وظیفہ لینے کے لئے گیا اور دستار بہتر اپنے ساتھ رکھتا تھا حاکم کو دکھلایا خزانہ نوکری سے خالی تھا وزیر نے کچھ سوچا اور کہا تیرا دستار پیر پرانے گانے کی طرح معلوم ہوتا ہے بجز دسترے لائق نہیں ہے سپاہی غصہ ہو کر اٹھا اور بادشاہ کے حضور میں گیا اور بکمال دلیری اور بہادری کے ساتھ جو دستار بادشاہی مہر سے رونق لئے ہوئے تھا نظر کے سامنے کیا اور گانے والوں کی طرح نرم آواز کیفیت کے ساتھ گانا شروع کیا اور سر خود بخود ہلانا جب بادشاہ کی نظر اس سپاہی پر پڑی پوچھا کہ کیا کرتا ہے اور کیا چاہتا ہے سپاہی نے کہا میں وظیفہ لینے کے لئے گیا تھا اور دستار بہتر کو دکھایا وزیر نے کہا کہ تیرا دستار پیر پرانے گانے کی طرح معلوم ہوتا ہے اب میں جانچ کر رہا ہوں کون سا ترانہ موافق ہوتا ہے بادشاہ نے اس کا وظیفہ پسند کیا اور بے حد نعمت بخشی ۔

چوالیسویں حکایت

حکایت چہلم و چہارم

دو شخص نے اپنا مال ایک بوڑھی عورت کے سپرد کیا اور کہا جب کبھی ہم دونوں شخص آئیں گے تو لیں گے چند دن بعد ان میں ایک شخص بوڑھی عورت کے پاس گیا آیا اور کہا کہ میرا ساتھی مر گیا اب اسکا مال مجھکو دے بوڑھی عورت مجبور ہو گئی اور چند منٹ بعد دوسرا شخص آیا اور مال مانگا بوڑھی عورت نے کہا کہ تیرا ساتھی آیا تھا اور مجھکو مردہ ظاہر کیا خوب کوشش کی میں نے لیکن میری بات نہیں مانی اور تمام مال لے گیا وہ شخص عورت کو قاضی کے پاس لے گیا اور انصاف چاہا قاضی نے غور و فکر کے بعد معلوم کر لیا کہ عورت بے قصور ہے فرمایا کہ پہلے تونے شرط لگائی تھی جب کبھی ہم دونوں ساتھی آئیں گے مال لیں گے تو اپنے ساتھی کو لا اور مال لے تنہا کس طرح پائے گا مرد لاجواب ہوا اور اپنا راستہ اختیار کیا ۔

پینتالیسویں حکایت

حکایت چہلم و پنجم

ایک فقیر ایک سبزی فروش کی دکان پر گیا اور خریدنے میں جلدی کی سبزی فروش نے غصہ کر کے گالی دی فقیر نے ایک جوتا سبزی فروش کے سر مارا سبزی فروش کوتوال کے پاس گیا اور اسکی شکایت کی کوتوال نے فقیر کو بلایا پوچھا کہ تونے سبزی فروش کو کیوں مارا فقیر نے کہا سبزی فروش نے مجھکو گالی دی کوتوال نے کہا اے فقیر تونے بڑی غلطی کی لیکن فقیر ہے تو اسی سبب سے تجھکو سزا نہیں کرتا بس جا آٹھ آنے بطور جرمانہ دے اسلئے کہ تیری غلطی کی سزا یہی ہے فقیر نے ایک روپیہ اپنی جیب سے نکالا اور کوتوال کے ہاتھ میں دیا اور ایک جوتا کوتوال کے سر پر مارا اور کہا اگر یہی انصاف ہے تو آٹھ آنے تم لے اور آٹھ آنے فقیر کو دے ۔

چھیالیسوی حکایت — حکایت چہل و ششم

ایک بادشاہ نے ایک دشمن پر فوج بھیجی اس فوج نے شکست پائی ایک شخص نے جلد بادشاہ کے پاس آکر خبر پہنچائی کہ تمہاری فوج نے فتح پائی بادشاہ بہت خوش ہوا اور دو دن بعد شکست کی خبر پہنچی بادشاہ نے اس شخص پر سزا کرنی چاہی عرض کیا کہ اے بادشاہ سزا کے لائق نہیں ہوں میں اسلئے کہ دو دن تجھ کو خوش کیا ہیں تو کیوں تم کو ناخوش کرتا ہے بادشاہ نے اس لطیفہ کو پسند کیا اور اسکو انعام دیا۔

سینتالیسوی حکایت — حکایت چہل و ہفتم

ایک بخیل نے ایک دوست کو کہا کہ ایک ہزار روپیہ میرے پاس ہیں میں چاہتا ہوں ان روپیہ کو شہر سے باہر جاکر دفن کروں اور تیرے سوا کسی شخص کو یہ راز نہ کہنا الغرض دونوں شخص شہر کے باہر گئے ایک درخت کے نیچے مذکور نقد کو دفن کیا چند دن بعد بخیل تنہا اس درخت کے نیچے گیا اور نقد کا کچھ نشان نہ پایا اپنے سے کہا کہ سوائے اس دوست کے کوئی شخص نہیں لے گیا لیکن اگر میں اس سے پوچھوں گا ہرگز اقرار نہیں کرے گا پس اس کے گھر میں گیا اور کہا بہت نقد میرے ہاتھ میں آئے ہیں میں چاہتا ہوں کہ اسی جگہ رکھ دوں میں اگر کل آئے تو دونوں ساتھ چلیں مذکور دوست نے بہت نقد کے لالچ میں اس نقد کو پھر اسی جگہ رکھ دیا اور دوسرے دن بخیل تنہا اس جگہ گیا اپنی نقد پائی اور اپنی عقلمندی کو پسند کیا اور پھر دوستوں کی دوستی پر بھروسہ نہ کیا۔

اڑتالیسوی حکایت — حکایت چہل و ہشتم

ایک شخص بھوکا مارا رہا تھا دیہاتی کو دیکھا کہ دریا کے کنارہ پر کھانا کھا رہا ہے اسکے پاس گیا اور کہا تیرے گھر کی طرف سے آرہا ہوں میں دیہاتی نے پوچھا کہ میری عورت اور لڑکا اور اونٹ سب خیریت سے ہیں اس نے کہا ہاں دیہاتی کو اطمینان ہو گیا اور پھر اس شخص کی طرف نظر نہ کی اس نے کہنا شروع کیا کہ اے دیہاتی یہ کتا جو اب تیرے پاس آ بیٹھا ہے اگر تیرا کتا زندہ ہوتا تو اس طرح ہوتا دیہاتی نے سر اٹھایا اور کہا مرا کتا کس طرح میں سے مر گیا اس نے کہا تیرے اونٹ کا گوشت بہت کھایا پوچھا کہ اونٹ کس طرح مر گیا اس نے کہا کہ تیری بیوی مر گئی اس سبب کسی شخص نے اسکو گھاس اور دانہ پانی نہیں دیا پوچھا بیوی کس طرح مر گئی اس نے کہا کہ تیرے بیٹے کے غم میں بہت روتی اور پتھر کو سر اور اپنے سینہ پر مارا پوچھا بیٹا کس طرح مر گیا اس نے کہا گھر اسکے اوپر گر گیا دیہاتی نے جب خانہ خرابی کے یہ احوال سنے

مٹی کو اپنے سر پر ڈالا اور کھانے کو اسی جگہ چھوڑا اور اپنے گھر کی طرف روانہ ہوا اس شخص نے
اس حکمت سے کھانا پایا۔ ❊

انتالیسویں حکایت — حکایت جہل و وہم

تاجر لوگ بادشاہ کے پاس گئے اور گھوڑوں کو اس کے سامنے پیش کیا بادشاہ کو بہت پسند آئے اور خرید لئے اور ایک لاکھ روپیے قیمت سے زیادہ تاجر لوگوں کو دیئے اور فرمایا کہ اپنے ملک سے پھر گھوڑوں کو لانا تاجر لوگ رخصت ہو گئے ایک دن بادشاہ نے خوشی اور مستی کی حالت میں وزیر کو کہا کہ تمام بیوقوفوں کے نام لکھو وزیر نے عرض کیا کہ اس سے پہلے لکھ چکا ہوں میں اور ناموں میں پہلا نام حضرت کا ہے پوچھا کیوں اس نے کہا تاجر لوگوں کو ایک لاکھ روپیے گھوڑے لانے کے واسطے بے ضمانت اور بغیر انکے گھر کی اطلاع کے عنایت ہوئے بیوقوفی کی علامت ہے بادشاہ نے کہا اگر تاجر لوگ گھوڑے لے آئیں تو کیا کرنا چاہیئے اس نے کہا اگر لے آئیں تو حضرت کا نام بیوقوفوں کے رجسٹر سے مٹا دوں گا اور تاجر لوگوں کا نام اس جگہ لکھ دونگا۔ ❊

پچاسویں حکایت — حکایت پنجاہم

ایک شخص نے بہت مال صراف کو سونپا اور سفر میں چلا گیا جب واپس آیا تقاضا کیا صراف نے انکار کیا اور قسم کھائی کہ تجھکو کچھ نہیں سونپا وہ شخص قاضی کے پاس گیا اور اپنے احوال کہے قاضی نے غور و فکر کر کے فرمایا کسی شخص کو مت کہنا کہ فلاں شخص میرا مال نہیں دے رہا ہے تیرے مال کے واسطے کوئی تدبیر کرونگا میں قاضی نے اس صراف کو بلایا اور کہا بہت کام میرے پاس آتے ہیں اکیلا کرنے کی طاقت نہیں رکھتا میں تجھکو اپنا قائم مقام بنانا چاہتا ہوں اس لئے کہ تو دیندار ہے صراف نے قبول کیا اور بہت خوش ہوا جب گھر میں گیا تو قاضی نے اس شخص کو بلایا اور کہا اب اپنا مال صراف سے مانگ ضرور دیگا بعد کو شخص صراف کے پاس گیا صراف نے جب اس کا چہرہ دیکھا کہا آئیے آئیے اچھا آیا تو تیرا مال بھول گیا تھا میں گزشتہ شب یاد آیا مجھکو القصہ مال اسکا دیا اور قائم مقام کے لالچ سے قاضی کے پاس گیا قاضی نے کہا آج بادشاہ کے پاس گیا تھا میں میں سنا ہے کہ تجھکو بڑا کام سونپا جاتا ہے خدا کا شکر کر کہ بڑا رتبہ پائے گا اب اپنے واسطے دوسرا قائم مقام تلاش کرونگا میں القصہ قاضی نے اسکو اس تدبیر سے رخصت کیا۔ ❊

حکایت پنجاہ و یکم

اکیاونوی حکایت

ایک دن ایک بادشاہ وزیر کے ساتھ سیر کے واسطے گیا ایک کھیت میں پہنچا اور گیہوں کے درخت آدمی کے قد سے زیادہ لمبے دیکھے بادشاہ متعجب ہوا اور کہا ایسے لمبے گیہوں کے درخت کبھی نہیں دیکھے میں نے وزیر نے عرض کیا کہ اے آقا میرے وطن میں گیہوں کے درخت ہاتھی کے قد کی طرح بلند ہوتے ہیں بادشاہ نے مسکراہٹ ظاہر کی وزیر نے اپنے سے کہا کہ بادشاہ نے میری بات جھوٹ جانی اسی سبب سے مسکرائے جب سیر سے واپس آئے اپنے وطن کے لوگوں کو چند گیہوں کے درختوں کے واسطے خط بھیجا جب تک خط اس جگہ پہنچا گیہوں کی فصل گزر چکی تھی القصہ ایک سال بعد گیہوں کے درخت اس جگہ پہنچے وزیر بادشاہ کے پاس لے گیا بادشاہ نے پوچھا کیوں لایا ہے عرض کیا کہ گزشتہ سال عرض کیا تھا میں نے کہ گیہوں کے درخت ہاتھی کے قد کی طرح لمبے ہوتے ہیں حضور مسکرائے تھے میں نے اپنے سے کہا تھا کہ میری بات جھوٹ جانی اپنی بات کی تصدیق کے واسطے لایا ہوں میں بادشاہ نے کہا کہ اب یقین کر لیا میں نے لیکن ہرگز کسی شخص کے سامنے ایسی بات مت کہنا کہ ایک سال بعد یقین کرے ۞

باونوی حکایت

حکایت پنجاہ و دوم

ایک سوار ایک شہر میں گیا سنا کہ اس جگہ چور بہت ہیں رات کے وقت سائیس کو کہا کہ تو سو جا میں بیدار رہوں گا اس لئے کہ مجھ کو تیرے اوپر بھروسہ نہیں ہے سائیس نے کہا اے آقا یہ کیا بات ہے مجھے پسند نہیں کہ میں سو جاؤں اور صاحب بیدار رہے ہرگز ایسا نہ کروں گا میں الغرض اسکا صاحب سو گیا اور ایک پہر بعد بیدار ہوا سائیس کو کہا کیا کر رہا ہے اس نے کہا میں فکر میں ہوں کہ خدا نے زمین کو پانی پر کس طرح بچھایا اس نے کہا کہ میں ڈرتا ہوں کہ چور آئے اور تجھ کو خبر نہ ہو اس نے کہا اے آقا مطمئن رہو تم خبردار ہوں میں سوار پھر سو گیا اور آدھی رات میں بیدار ہوا اور پوچھا اے سائیس کیا کر رہا ہے اس نے کہا میں فکر میں ہوں کہ خدا نے کس طرح آسمان کو بغیر ستون کھڑا کیا اس نے کہا میں تیری فکر میں ڈرتا ہوں کہ ایسا نہ ہو کہ چور آئے اور گھوڑے کو لے جائیں اگر تو سونا چاہتا ہے تو سو جا میں بیدار رہوں گا اس نے کہا مجھ کو نیند نہیں آرہی ہے سوار سو گیا اور جب رات کا کچھ حصہ باقی رہا بیدار ہوا سائیس کو پوچھا کیا کر رہا ہے اس نے کہا میں فکر میں ہوں کہ گھوڑے کو چور لے گئے ہیں کل زین کو میں سر پر رکھوں گا یا صاحب۔ ۞

حکایت پنجاہ و سوم — ترپنوی حکایت

ایک عقلمند نے ہزار روپیہ ایک عطر فروش کو سونپے اور سفر میں چلا گیا مدت کے بعد سفر سے واپس آیا اور اپنے روپیہ عطر فروش سے مانگے عطر فروش نے کہا جھوٹ کہہ رہا ہے مجھکو نہ سونپے تو نے دانشمند اس سے چمٹ گیا لوگ جمع ہو گئے اور دانشمند کو جھٹلایا اور کہا یہ عطر فروش بہت دیانتدار ہے کبھی خیانت نہیں کرتا اگر اس سے جھگڑا کرے گا سزا پائے گا عقلمند مجبور ہوا اور ایک کاغذ پر احوال لکھے اور بادشاہ کو دکھلایا بادشاہ نے فرمایا جا عطر فروش کی دکان کے پاس تین دن بیٹھ اور اسکو کچھ مت کہنا چوتھے دن اس طرف آؤنگا میں تجھکو سلام کروں گا سلام کے جواب کے سوا مجھ سے کچھ مت کہنا جب اس جگہ سے چلا جاؤں میں اپنے نقد عطر فروش سے مانگنا جو کچھ وہ کہے مجھکو خبر کر عقلمند بادشاہ کے حکم کے موافق عطر فروش کی دکان پر بیٹھا چوتھے دن بادشاہ بہت سے لشکر کے ساتھ اس طرف گیا جب عقلمند کو دیکھا گھوڑے کو کھڑا کیا اور عقلمند کو سلام کیا عقلمند نے سلام کا جواب دیا بادشاہ نے فرمایا اے بھائی کبھی میرے پاس نہیں آتا اور کچھ اپنے احوال مجھ سے نہیں کہتا عقلمند نے تھوڑا اسپر بلایا اور دوسرا کچھ نہ کہا عطر فروش نے یہ سب دیکھا اور ڈر رہا تھا جب بادشاہ گیا عطر فروش نے دانشمند کو کہا کہ جب کبھی مجھکو نقد سونپا تو نے کہا تھا میں اور کون شخص میرے پاس حاضر تھا پھر کہہ شاید بھول گیا ہوں میں عقلمند نے تمام احوال پھر کہے عطر فروش نے کہا سچ کہتا ہے تو اب مجھکو یاد آیا القصہ ہزار روپیہ عقلمند کو دیئے اور بہت عذر دکھلایا ۔

حکایت پنجاہ و چہارم — چونوی حکایت

ایک نادان حلیم اپنے کو سب سے افضل جانتا تھا ایک بار ایک محفل زبان کھول کر اپنی تعریفیں کر رہا تھا اور کہا جو کچھ کڑوا ہے گرم ہے ایک ماہر حکیم اس مجلس میں حاضر تھا اس نے کہا جو شخص بے ہنر ہر بات زبان پر لاتا ہے اپنے کو بربادی کی جگہ میں داخل کرتا ہے اسلئے کہ مرچی خاصیتا سردی کے دنوں میں تیرے گمان خلاف ہے ۔

حکایت پنجاہ و پنجم — پچپن وی حکایت

کہتے ہیں کہ جب کبھی شاہ محمد نے مدینہ ملتان اور ایران کو سیر کیا اور اپنے تصرف میں داخل کیا اور مغرب کے ملک کا ارادہ بحر ترمت سے بخشند کر رکھا تھا فاسد کیا ایک عورت اسکے پاس حاضر ہوئی اور کہا کہ ایران کے ضلع عراق میں میرے بیٹے کو ڈاکوؤں نے مار ڈالا اور اس کا مال لوٹ لے گئے بادشاہ

نے کہا ملک سے دور ہے کس طرح انصاف دلایا جائے عورت نے کہا بادشاہ اس دور دراز ملک کے ذمہ دار کس طرح ہو گئے بادشاہ ہنسا اور مظلومہ کے انصاف کو پہنچا۔ ❁

چھپن وی حکایت — حکایت پنجاہ و ششم

کہتے ہیں کہ شہر فلاندرس میں ایک معمار ایک دیوار کے اوپر سے ایک آدمی کے سر پر گرا بیچارہ اسی وقت جان دے گیا اور معمار عافیت سے رہا اور اسکے وارثوں نے اس کے دامن میں جھنگل مارا اور دعوی کا دعوی حاکم کے پاس لے گئے فرمایا کہ خون کا بدلہ لیں اسلئے کہ موت سے پہلے نہیں مرتے راوی نے بے فائدہ کوشش کی حاکم نے مان لیا کہ جہالت کو جہالت کے سوا نہیں توڑا جا سکتا اور نوحے کو نوحے کے سوا ختم نہیں کیا جا سکتا اسکے کہا وارثوں میں سے ایک کوٹھے پر آئے اور اس شخص کے سر پر گرے تاکہ وہ مر جائے اور قصہ قرار پائے مدعی عاجز ہوئے اور دعوی سے ہونٹ بند کر لئے اور اس خون کے خیال سے دست بردار ہوئے۔ ❁

ستاون وی حکایت — حکایت پنجاہ و ہفتم

حلب کو بادشاہ کو ایک ضرورت پیش آئی کہ اس کا خود جانا ضروری پڑ گیا جیسے ہی اپنے شہر سے باہر باہر گیا ایک بوڑھی عورت اسکے راستے کی آڑ ہو گئی اور کہا خدا کے لئے تھوڑی دیر ٹھہر جا اور اس ظلم و ستم میں ڈوبی ہوئی کو بے انصافی اور ظلم کے بھنور سے نجات کے کنارے پہنچا۔ بادشاہ نے کہا تھوڑی دیر صبر کر اسلئے کہ کم فرصتی مشغولیت کے معنی ہیں عورت نے کہا اگر تو ضعیفوں کے بوجھ اٹھانے کی طاقت نہیں رکھتا اپنے کو بادشاہ کیوں شمار کرتا ہے بادشاہ کو اس کا لطیفہ پسند آیا اور اس کے عذر میں پہنچا اور ظلم سے نجات بخشی۔ بیت۔

جن بادشاہوں نے خدا کا راستہ دیکھا ہے ❁ گھاس کاٹنے کا راستہ کے اوپر سے چن لیا۔ ❁

اٹھاون وی حکایت — حکایت پنجاہ و ہشتم

ایک بیوقوف نے بہت سا مال پایا اور مجھے خیال میں ایسا تصور کیا کہ ساٹھ سال سے زیادہ نہ جیوں گا پس بہتر یہی ہے کہ اپنی نقد کو صرف کر دوں اسلئے کہ میرے بعد بے کار رہ جائے گا

اور میں عمر بھر افسوس کروں گا الغرض تھوڑے وقت میں اس نوکر کو برباد کر دیا اسکی عمر ساٹھ سے زیادہ گزری گلی در گلی فقیری اختیار کی اور کہتا تھا اے نیک لوگوں میرا مال کچھ خیال کے سبب سے ہاتھ سے چلا گیا خدا کے واسطے کوئی چیز مجھکو دو اور میرا ہاتھ پکڑو۔ ؕ

انسٹھ وی حکایت — حکایت پنجاہ و نہم

ایک کشتی چلانے والے نے ایک کو بندوق سے مار ڈالا اسکے (مقتول کے) وارثوں نے اس کی کمر پر ہاتھ مارا اور چین کے بادشاہ کے پاس لے گئے ایک وکیل نے گواہوں میں سے ایک سے پوچھا تو مدعی کا گواہ ہے یا مدعا علیہ کا اس نے کہا اسکے معنی نہیں جانتا لیکن جس شخص نے اسکو قتل کیا ہے اسکو پہچانتا ہوں اور اسکا گواہ ہوں وکیل نے کہا تو عجیب شخص ہے ابھی مدعی اور مدعا علیہ کو نہیں جانتا اور اسکی گواہی دیتا ہے پھر پوچھا کہ تیرا جہاز کونسی سمت تھا اس نے کہا پس بنگال میں وکیل نے کہا پس بنگال کونسی سمت کو کہتے ہیں ملاح نے کہا صاحب عجیب شخص ہے کہ ابھی پس بنگال سے واقف نہیں ہے اور سوال کرتا ہے۔ ؕ

ساٹھ وی حکایت — حکایت شصتم

ایک دیہاتی ہر روز پانچ روٹی خریدتا تھا ایک روز ایک شخص نے پوچھا کہ ہر دن پانچ روٹی خریدتا ہے آپ کھاتا ہے یا پھینکتا ہے اسنے کہا ایک پھینکتا ہوں اور ایک سے قرض کی ادائیگی کرتا ہوں اور ایک رکھتا ہوں اور دو قرض میں دیتا ہوں سوال کرنے والا ان مسائل سے تعجب میں رہ گیا اور کہا کہ اس پہیلی کے کیا معنی ہوں گے دیہاتی نے کہا وہ جو میں رکھتا ہوں خود کھاتا ہوں اور وہ جو میں پھینکتا ہوں ساس کو دیتا ہوں اور وہ جس سے قرض ادا کرتا ہوں باپ کو دیتا ہوں اسلئے بچپن میں ہم کو بھی قرض دیا تھا اور وہ جو قرض میں دیتا ہوں وہ لڑکوں کو عطا کرتا ہوں اسلئے کہ بڑھاپے میں کام آئیں گے۔ ؕ

اکسٹھ ویں حکایت — حکایت شصت و یکم

ایک تاجر اسپین سے ام بکر کے اطراف میں پہنچا بادشاہ کے متعلقین میں سے ایک شخص اسکے تمام مال کو لوٹ لے گیا تاجر نے خوب آہ و نالہ کی کچھ فائدہ نہ بخشا دنیا سے گھومنے والا ناچیز ہوگیا یہی کانٹوں بھری جھاڑیوں میں اقامت کی تاکہ ممکن ہو کہ کوئی شخص اس کی فریاد کو پہنچے اور اسکا انصاف دے ایک مدت کے بعد اس بیابان کا بادشاہ ایک وقت اس کے سر پر سے گزر گیا یعنی اس کے پاس گزرا مظلوم نے گستاخانہ اور دلیرانہ اس کے گھوڑے کی لگام پکڑ لی اور فریاد نکالی کہ اس نامراد کو انصاف دے تیرے آنے کے انتظار میں ایک عمر بسر کر رہا ہوں اور تیری خبر تلاش کرتا ہوں بادشاہ اس تباہ حال کی بے باکانہ پر متغیر ہوا اور پوچھا تجھکو کس طرح پہچانا تونے اور میرے نام کا ترجمہ کس طرح ڈالا کہ میں ہی اس ملک کا ذمہ دار اور بادشاہ ہوں انصاف چاہنے والے نے کہا انجمن کے شمع دان پروانوں کی بھیڑ کی زیادتی اندھیرا نہیں کرتی اور رات میں چمکنے والے چاند کا چہرہ ستارہ اور سیاروں کی بھیڑ کی زیادتی سے بے روشنی نہیں رہتے ۔

باسٹھ ویں حکایت — حکایت شصت و دوم

ایک آدمی کے سر میں مستی کی تمنا آئی شراب بیچنے والے کی دکان پر گیا اور شراب کا ایک پیالہ مانگا شراب بیچنے والا سخت مزاج اور بداخلاق تھا شراب کا بھرا ہوا پیالہ دکھایا اور آدھا زمین پر گرایا اور باقی ماندہ اسی آدمی کو دیا اور ایک سخت بات کہی وہ شخص نیک نہادی اور بردباری کو سامنے لایا اور اسکی گستاخی کو برداشت کیا اور غصہ کو پی کر (مشفقانہ) مہربانی سے پوچھا اے عزیز کیوں ایسا کیا تو نے اور شراب بکھیری اس نے کہا بیوقوف تو نہیں جانتا کہ یہ نیک بختی کی فال ہے اور نصیبہ وری کی پونجی ہے اب اس جگہ سے فائدہ پائے گا۔ اور قدرت کی سجاوٹ دیکھیگا تو شریف آدمی اس عجیب واقعات سے بہت متعجب ہوا پھر بھی بردباری اختیار کی اور اسکو کچھ نقصان نہیں پہنچایا اور ایک درہم اسکے ہاتھ میں دیا کہ تھوڑا پنیر لا شراب بیچنے والا گھر کے اندر گیا بردبار جوان نے شراب کا مٹکا ٹیڑھا کیا اور شراب کو زمین پر پھینکا شراب بیچنے والا جب واپس آیا اور حال اس طریقہ پر دیکھا سخت غصہ ہوا اور ہاتھ اسکے گریبان میں ڈالا اور نقصان کا بدلہ مانگا اس مرد نے کہا تو نے کہا تھا کہ شراب بکھیرنا نیک فال ہے اب کیوں غصہ ہوتا ہے ۔

نصائح

نصیحت اوّل

علم تمام دولت سے افضل ہے علم عزت اور دولت کا سبب ہے کسی شئی کا جاننا نہ جاننے سے بہتر ہے حسب و نسب بغیر علم کے ادھورا ہے عالم جس جگہ جاتا ہے لوگ اسکی عزت اور احترام کرتے ہیں بڑائی کی پونجی عقل و ادب ہے نہ کہ اصل و نسب آدمی کو نسب ہنر کے ذریعے درست کرنا چاہیئے نہ کہ باپ کے ذریعے بغیر عمل کے علم بغیر شہد کے موم کی طرح کوئی عزت نہیں رکھتا جو کچھ تو نہیں جانتا اسکے پوچھنے میں شرم مت کر۔

نصیحت دوم

اولاد آدم کی بہترین پونجی ادب ہے بہترین تحفہ نصیحت ہے عیب دیکھکر نصیحت کرنا محبت کی علامت میں سے ہے دوستوں پر نصیحت فرمائی ہوگی اور نیک بختوں کو نصیحت سنی جو شخص بزرگوں کی نصیحت نہیں سنتا اپنی ہلاکت میں کوشش کرتا ہے۔

نصیحت سوم

نرمی اور ملائمی اتحاد اور محبت کا سبب ہے تواضع تمام شخص سے مناسب دیکھتی ہے اور مالداروں سے زیادہ مناسب شکر ادا کرنا نعمت کی زیادتی کا سبب ہے جس شخص نے صبر اختیار کیا جلد مقصد تک پہنچ گیا جس شخص نے اپنا کام خدا کو سونپا دل کا چاہا تقدیر کے موافق بنا لیا دشمن کے ساتھ نرمی اچھی ہے درد والا علاج تک پہنچ جاتا ہے۔

نصیحت چہارم

صحبت کا اثر کرنا لازم ہے کتاب کا ساتھ رہنا سب سے بہتر ہے نادان کی صحبت سے جنگل زیادہ اچھا ہے نیکوں کی صحبت میں بیٹھ بروں کی صحبت سے بچ جاہلوں کی صحبت سے پرہیز کر اسلئے کہ جاہلوں کی صحبت وبالِ جان ہے نیکوں کی صحبت بے حد فائدہ ہے بروں کی صحبت کا بے حد نقصان ہے بروں کی صحبت جلد اثر کرتی ہے اور اس کا نقصان تھوڑے وقت میں ظہور تک پہنچ جاتا ہے جو شخص بروں کے ساتھ بیٹھتا ہے وہ نیکی نہیں دیکھتا۔

نصیحت پنجم

سچ بولنے کی عادت بنالے سچے کے لئے دوست بہت ہیں۔ **مصرع**۔ سچائی خدا کی خوشنودی کا سبب ہے۔ سچے کو کبھی نقصان نہیں پہنچتا ہر وہ غلطی جو کرے تو اقرار کرا انکار کرنے والا مت ہو دیانتدار لوگ سب کے نزدیک محبوب ہے خیانت کرنے والا تمام احوال میں مردود ہے اور خدا کی مخلوق اس سے ناراض ہے۔ ؞

نصیحت ششم

جھوٹ بولنے والا ہمیشہ ذلیل و خوار ہے جو شخص جھوٹ بولنے کے ساتھ مشہور ہو گیا اگر سچ بھی بولتا ہے لوگ اسکا بھروسہ نہیں کرتے خوشحالی میں ہر شخص دوست ہوتا ہے اور تنگدستی میں دوستی کا امتحان ہے وقت ایسی چیز ہے جو بہت کمیاب ہے جب چلا جاتا ہے واپس نہیں آتا کاموں میں جلدی نہیں کرنی چاہئے جو کام کہ کرے تو دوستوں کے مشورے سے کر اگر غیب کی تحقیق کے بغیر کسی شخص کا اعتبار کریگا تو پشیمان رہ جاتا ہے بغیر سوچے کام نہیں کرنا چاہئے اور کھانا پینے کے واسطے وقت کا متعین ہونا ضروری ہے ؞

نصیحت ہفتم

کلام کے اوقات میں بات کرنا عیب ہے جو کام کہ کرے تو دل کی حاضری کے ساتھ کرنا چاہئے بے فائدہ بات کر عیب ہے بے ہودہ بات سے خاموشی زیادہ اچھی ہے بری سوچ عقل کو تباہ کر دیتی ہے بری بات زبان کو خراب کر دیتی ہے قسم کھانا عیب ہے ماں باپ کی اطاعت واجب ہے بزرگوں کی بات پر عمل کرنا ضروری ہے عیب ڈھونڈنا بھی عیب ہے اپنا نفع اور دوسروں کا نقصان چاہنا بیوقوفی ہے کسی شخص کی تکلیف کے پیچھے نہیں ہونا چاہئے تکلیف پہنچانے والا اچھا نتیجہ نہیں رکھتا۔ ؞

نصیحت ہشتم

کسی شخص کے دل کو رنجیدہ مت کر اپنے گناہ کو لوگوں سے چھپایا جا سکتا ہے لیکن خدا سے چھپانے کی طاقت نہیں رکھتا تو آدمی اپنے گناہ کو یاد نہیں رکھتا لیکن خدا کے سامنے

سب موجود ہیں آج کے کام کو کل پر نہیں چھوڑنا چاہیئے موت کو ہر وقت حاضر جان موت نیک نامی کے ساتھ بہتر ہے بدنامی کی زندگی سے کرم ہر حال میں پسندیدہ ہے انصاف کرنا دولت کی زیادتی کا سبب ہے ظلم سلطنت کی بنیاد کو اکھاڑ دیتا ہے جان کی حفاظت سب سے پہلے ۔

نصیحت نہم

ہر وہ راز جو تو رکھتا ہے پوشیدہ بہتر ہے اسلئے کہ رازوں کو چھپانے والے دنیا میں بہت کم ہیں عورتوں کے سامنے اپنا راز کھولنا نادانی ہے نیکی کا پھل نیکی ہے اور بدی کا پھل بدی جو شخص برا کرتا ہے نیکی کی امید نہیں رکھنی چاہیئے عقلمند دشمن بیوقوف دوست سے بہتر ہے دشمن سے پرہیز کرنا چاہیئے اور دشمن کو حقیر نہیں شمار کرنا چاہیئے ۔

نصیحت دہم

مرد کی علامت

آدمی کو چاہیئے کہ بلند ہمت رکھے اور درست ارادہ علامہ اور بلند ہمتی ہے مشقت برداشت کرنے سے مت ڈر سخاوت بہتر ہے عبادت سے گناہ کا بخشنا بہترین خصلت ہے جب عہد کرے تو اس کو پورا کرنے میں کوشش کر تاکہ دوست اور دشمن کو تجھ پر بھروسہ ہو جائے۔ معاف کرنا بلند ہمتی کی علامت ہے اور سب کو برابر جاننا سرداری کی نشانی ہے سخت مزاجی اور بداخلاقی مخالفت کا سبب اپنی تعریف کرنا اپنی عزت کی زیادتی کے واسطے ذلت کا سبب ہوتا ہے ۔

نصیحت یازدہم

تکبر آدمی کو ذلیل اور بے قدر بنا دیتا ہے جو کچھ اپنے لئے پسند کرتا ہے دوسروں کے لئے پسند کر جو شخص اصل میں برا ہے اس سے نیکی کی امید مت رکھ احمق کو اپنی تعریف اچھی لگتی ہے بچوں کی بیجا تعریف کرنا برا راستہ دکھلانا ہے جس شخص کی صورت اچھی ہے ایسا نہیں ہے کہ اس میں اچھی سیرت ہو۔ جس شخص کو خوشامد اچھی لگی اس نے اپنے کو فراموش کر دیا۔ لالچ برا ہے زیادہ طلب کرنے سے اصل بھی ہاتھ سے چلی جاتی ہے ۔

نصیحت دوازدہم

ذوالنون مصری سے لوگوں نے پوچھا کہ عبادت کیا ہے انہوں نے کہا تمام احوال میں اسکا غلام رہنا نہ کہ ہمیشہ آزاد رہنا۔ تمام احوال میں تیرا مولا ہے اللہ ایسی ذات ہے کہ اسکی آقائی میں کوئی کمی نہیں ہے چاہئے کہ اس کی فرمانبرداری اور بندگی میں ہم لوگوں سے بھی کوئی کمی نہ ہو۔

نصیحت سیزدہم

جب کبھی دو کام ایک دوسرے کے مقابل ہو اچانک تیرے سامنے آجائیں اور تو نہیں جانتا کہ کونسا ایک ان دونوں میں سے کریں جو حق اور درست ہے اور کونسے کو ترک کردیں جو غلط اور باطل ہے پس نظر کر ان دونوں کاموں میں کون سا ایک تیری خواہش کے نزدیک ہے اسکی مخالفت کر اور فعل میں مت لا اسلئے جو اور درست آدمی کی خواہش اور تمنا کے خلاف میں ہے۔

نصیحت چہاردہم

جو شخص بدزبان اور بداخلاق اور بدسیرت ہوتا ہے تمام شخص اس کو دشمن سمجھتے ہیں اور جو شخص جھوٹ نہیں بولتا اور وعدہ خلافی نہیں کرتا اور لوگوں کو نہ ستائے تمام شخص اس کو محبوب رکھتے ہیں۔

نصیحت پانزدہم

چار چیزیں بزرگی کی دلیل ہیں علم کو عزیز رکھنا اور برائی کو اچھائی کے ساتھ دفع کرنا اور غصہ کو پی جانا۔ اور درشتگی کے ساتھ جواب دینا۔

نصیحت شانزدہم

دانا ترین لوگوں میں سے وہ شخص ہے جو زمانہ کے ناموافقت سے دل تنگ نہ ہو اور بلند ہمت وہ شخص ہے جو آخرت کی نعمت کو دنیا کی نعمت پر ترجیح دے اور بے عقل وہ شخص ہے جو تواضع کرے اس شخص کے لئے جو اسکی تواضع کو مکروہ رکھتا ہے۔ اور کسی شخص کے ساتھ نزدیکی تلاش مت کر جو تجھ سے بیزار ہو۔

نصیحت ہفتدہم

بزرگوں میں سے ایک کہتے ہیں کہ عالم اس شخص کو کہا جاسکتا کہ اسکو علم برے فعل سے باز رکھے۔ ؞

نصیحت ہیجدہم

سقراط کہتا ہے جو بدن فاسد اخلاط سے پاک نہیں ہے جو کچھ اسکو غذا دیتا ہے۔ بیماری کے مادہ کی زیادتی کا سبب ہوتا ہے۔ اور یہ اشارہ اسکی طرف ہے کہ اگر نفس ناطقہ برے اخلاق سے پاک نہ ہوگا علوم کی تعلیم اسکو فساد کی زیادتی سبب کا ہوتا ہے۔ ؞

نصیحت نوزدہم

ہندوستان کے حکیم کہتے ہیں کہ دوستی چار درجہ رکھتی ہے۔

پہلا درجہ۔ یہ ہے کہ دوست کے گھر میں جائے اور دوست کو اپنے گھر میں لائے جس وقت یہ مرتبہ حاصل ہو جائے دوستی کا چوتھائی حصہ حاصل ہوگا۔

دوسرا درجہ۔ یہ ہے کہ دوست کے گھر میں کوئی چیز کھائے اور دوست کو اپنے گھر میں کوئی چیز کھلائے جب اس حد تک پہنچے دوستی کا آدھا حصہ حاصل ہوگا۔

تیسرا درجہ۔ یہ ہے کہ دوست کو کوئی چیز دے اور اگر دوست کوئی چیز دے تو لے لے جب اس درجہ پر پہنچے دوستی کا تین چوتھائی حصہ ہو جائے گا۔

چوتھا درجہ۔ یہ ہے کہ اپنے دل کے راز سے دوست کو مطلع کرے اور دوست کو بھی چاہیئے کہ اسکو اپنے دل کے راز سے باخبر کرے اور جب اس مرتبہ تک پہنچیگا تمام دوستی حاصل ہو جائیگی اور دوستی کا مرتبہ اس سے زیادہ اونچا نہیں ہے۔

(سوال وجواب)

سوال۔ خدا تعالیٰ سے کیا مانگنا چاہیئے۔

جواب۔ دونوں جہان کی خیر وعافیت۔

سوال۔ زندگی کس طرح بسر کرنی چاہیئے۔
جواب۔ خوشنودی اور کم ستانے کے ساتھ۔

سوال۔ عمر کون سے کام میں خرچ کرنی چاہیئے۔
جواب۔ علم کے حاصل کرنے میں۔

سوال۔ علم کیا نتیجہ دیتا ہے۔
جواب۔ علم پڑھنے والا اگر چھوٹا ہوتا ہے بڑا ہو جاتا ہے اور اگر فقیر ہوتا ہے تو مالدار ہو جاتا ہے۔

سوال۔ عزت کس طرح زیادہ ہوتی ہے۔
جواب۔ کم بولنے سے۔

سوال۔ نیک بخت کس دلیل سے پہنچانا جاسکتا ہے۔
جواب۔ تین دلیل ہے۔ ایک علم کا طلب کرنے والا۔ دوسرا سخاوت کرنے والا تیسرا شخص مکمل دینے والا
سوال۔ کاموں میں زیادہ نیک کیا ہے۔
جواب۔ حکماء اور علماء کی مجلس میں بیٹھنا اور ان کی صحبت سے فائدہ حاصل کرنا۔

سوال انسان کو جان سے کیا پیارا ہے۔
جواب۔ دین دار کو دین اور بے دین کو درہم۔

سوال۔ دوست کس طرح پہنچانا جاتا ہے۔
جواب۔ ضرورت کے وقت میں یار اور اغیار کو معلوم کر سکتا ہے۔

سوال ۔ وہ کونسا شخص ہے کہ اگر سو عیب رکھے ہوئے ہوتا ہے لوگ اسکے عیب نہیں پکڑتے۔
جواب ۔ سخی مرد

سوال ۔ وہ کیا چیزیں ہیں جو زندگی سے بہتر اور موت سے بدتر ہوتی ہے۔
جواب ۔ زندگی سے بہتر نیک نامی اور موت سے بدتر بدنامی۔

سوال ۔ جسم کی صحت کس چیز میں ہے۔
جواب ۔ سچی بھوک کے ساتھ کھانا کھانا اور ابھی تھوڑی بھوک باقی ہے کہ ہاتھ کھانے سے کھینچ لینا۔

سوال ۔ انسان کونسے عمل سے دلوں کا محبوب ہوتا ہے۔
جواب ۔ سچائی سے معاملہ

سوال ۔ کم ستانا کس طرح حاصل ہوتا ہے۔
جواب ۔ اپنے کو تمام ذی حیات سے کمتر اور بدتر سمجھنا۔

سوال ۔ یہ صفت کس طرح ہوگی۔
جواب ۔ علماء اور حکماء کی صحبت کی برکت سے۔

سوال ۔ نالائق لڑکا کس طرح ہوتا ہے۔
جواب ۔ جیسا کہ چھوٹی انگلی اگر کاٹے تو درد کرتا ہے اور اگر چھوڑے تو عیب ہوتی ہے

سوال ۔ دولت والوں کے لئے کون سا عمل بہتر ہے۔
جواب ۔ محتاجوں کو دولت دینا اور مہمانوں کی تواضع میں مشغول ہونا۔

سوال: سچی دوستی کا نشان کیا ہے۔

جواب: جو نیکی میں تیری مدد کرے اور بدی سے تجھکو روکے۔

تمت
بالخیر

9359351551

instagram id : @Sohail Khan Qasmi

Telegram Channel: New Madarsa

اگر آپکو کوئی چیز سمجھ میں نا آئے ،
یہ کسی کتاب کی لکھی ہوئی کاپی چاہیے
تو ہم سے رابطہ کریں

Pinterest

Follow All Social Media Network:

NEW MADARSA

Blogger

Telegram

Instagram

facebook

काम देख कर follow करें

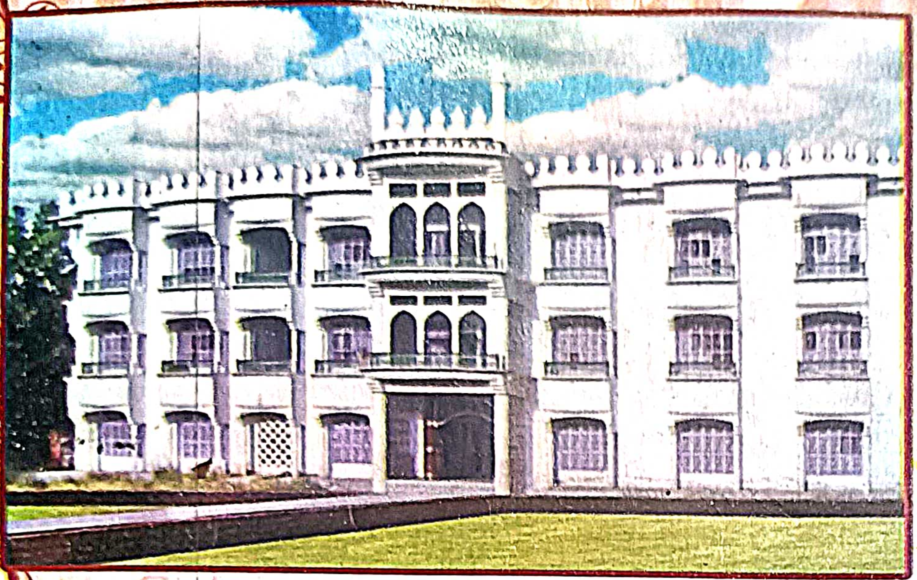

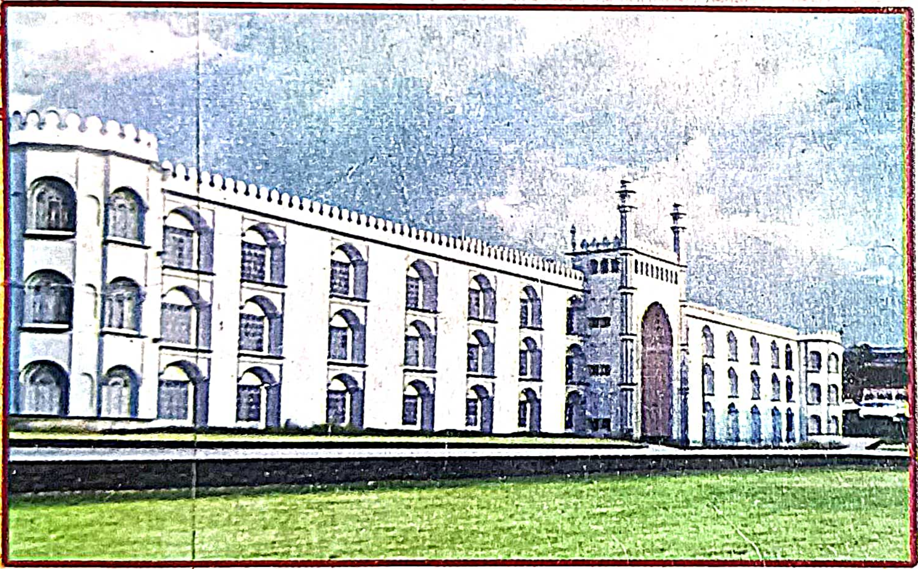

Darul Uloom

NOTE-BOOK

Name...

Class,...

Subject...

MUJAHID GENERAL STORE
Near Madani Masjid, Deoband